سرکاری رپورٹ

صوبائی اسمبلی پنجاب

مباحثات2019

سوموار،4۔مارچ2019

(یوم الاثنین،26۔جمادی الثانی1440ھ)

سترہویں اسمبلی: ساتواں اجلاس

جلد 7: شمارہ 9

605

ایجنڈا

برائے اجلاس صوبائی اسمبلی پنجاب

منعقدہ 4-مارچ2019

تلاوت قرآن پاک وترجمہ اور نعت رسول مقبول ﷺ

سوالات

(محکمہ جنگلات، جنگلی حیات وماہی پروری)

نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

توجہ دلاؤ نوٹس

سرکاری کارروائی

عام بحث

پنجاب پبلک سروس کمیشن کی سالانہ رپورٹ بابت سال 2011 پر بحث

ایک وزیر پنجاب پبلک سروس کمیشن کی سالانہ رپورٹ بابت سال 2011 پر بحث کی تحریک پیش کریں گے۔

607

صوبائی اسمبلی پنجاب

سترہویں اسمبلی کا ساتواں اجلاس

سوموار، 4-مارچ 2019

(یوم الاثنین، 26-جمادی الثانی 1440ھ)

صوبائی اسمبلی پنجاب کا اجلاس اسمبلی چیمبرز لاہور میں شام 4 بج کر 34 منٹ پر زیر صدارت جناب سپیکر جناب پرویز الٰہی منعقد ہوا۔

تلاوت قرآن پاک وترجمہ قاری عبدالغفار شاکر نے پیش کیا۔

اعوذ باللہ من الشیطن الرجیمo

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَٰنِ الرَّحِيمِ

مَّثَلُ الَّذِينَ يُنفِقُونَ أَمْوَالَهُمْ فِي سَبِيلِ اللَّهِ كَمَثَلِ حَبَّةٍ
أَنبَتَتْ سَبْعَ سَنَابِلَ فِي كُلِّ سُنبُلَةٍ مِّائَةُ حَبَّةٍ ۗ وَاللَّهُ
يُضَاعِفُ لِمَن يَشَاءُ ۗ وَاللَّهُ وَاسِعٌ عَلِيمٌ ﴿٢٦١﴾ الَّذِينَ يُنفِقُونَ
أَمْوَالَهُمْ فِي سَبِيلِ اللَّهِ ثُمَّ لَا يُتْبِعُونَ مَا أَنفَقُوا مَنًّا وَلَا
أَذًى ۙ لَّهُمْ أَجْرُهُمْ عِندَ رَبِّهِمْ وَلَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ
يَحْزَنُونَ ﴿٢٦٢﴾ ۞ قَوْلٌ مَّعْرُوفٌ وَمَغْفِرَةٌ خَيْرٌ مِّن صَدَقَةٍ
يَتْبَعُهَا أَذًى ۗ وَاللَّهُ غَنِيٌّ حَلِيمٌ ﴿٢٦٣﴾

سُوْرَۃُ البَقَرَۃ آیات 261 تا 263

جو لوگ اپنا مال اللہ کی راہ میں خرچ کرتے ہیں ان (کے مال) کی مثال اس دانے کی سی ہے جس سے سات بالیں اُگیں اور ہر ایک بال میں سو سو دانے ہوں اور اللہ جس (کے مال) کو چاہتا ہے زیادہ کرتا ہے۔ وہ بڑی کشائش والا اور سب کچھ جاننے والا ہے (261) جو لوگ اپنا مال اللہ کے رستے میں صرف کرتے ہیں پھر اس کے بعد نہ اس خرچ کا (کسی پر) احسان رکھتے ہیں اور نہ (کسی کو) تکلیف دیتے ہیں۔ ان کا صلہ ان کے پروردگار کے پاس (تیار) ہے۔ اور (قیامت کے روز) نہ ان کو کچھ خوف ہو گا اور نہ وہ غمگین ہوں گے (262) جس خیرات دینے کے بعد (لینے والے کو) ایذا دی جائے اس سے تو نرم بات کہہ دینی اور (اس کی بے ادبی سے) درگزر کرنا بہتر ہے اور اللہ بے پرواہ اور بُردبار ہے (263)

وما علینا الا البلاغo

نعت رسول مقبول ﷺ جناب محمد افضل نوشاہی نے پیش کی۔

نعت رسول مقبول ﷺ

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا وَ مَولَانَا مُحَمَّدٍ
وَّ عَلٰی اٰلِہ وَ صَحْبِہ وَ بَارِکْ وَ سَلِّمْ

جب حُسن تھا اُن کا جَلوہ نُما انوار کا عالم کیا ہو گا
ہر کوئی فِدا ہے بِن دیکھے دیدار کا عالم کیا ہو گا
ہر وقت تھے خدمت میں اُن کی ابو بکرؓ، عمرؓ، عثمانؓ و علیؓ
اصحاب کے جُھرمٹ میں دیکھو سرکارؐ کا عالم کیا ہو گا
چاہیں تو اشاروں سے اپنے کایا ہی پلٹ دیں دُنیا کی
یہ شان ہے خدمت گاروں کی تو سردار کا عالم کیا ہو گا

تعزیت

معزز ممبر محترمہ مسرت جمشید کی والدہ ماجدہ کی وفات پر دعائے مغفرت

محترمہ سعدیہ سہیل رانا: جناب سپیکر! ہماری معزز ممبر محترمہ مسرت جمشید کی والدہ ماجدہ کا دو دن پہلے انتقال ہو گیا ہے اُن کے لئے فاتحہ خوانی کی درخواست کرتی ہوں۔

جناب سپیکر: جی، محترمہ مسرت جمشید کی والدہ ماجدہ کے لئے فاتحہ خوانی کی جائے۔

(اس مرحلہ پر معزز ممبر محترمہ جمشید کی والدہ ماجدہ کے لئے فاتحہ خوانی کی گئی)

پوائنٹ آف آرڈر

جناب محمد وارث شاد: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: جی، فرمائیں!

پی ایس ایل کے میچز لاہور کی بجائے کراچی میں کرانے اور خوشاب میں جشن بہاراں کے میلے کو منسوخ کرنے کے فیصلے پر نظر ثانی کا مطالبہ

جناب محمد وارث شاد: جناب سپیکر! ملک کے حالات کا سب کو پتا ہے۔ مسئلہ یہ ہے کہ جنگیں جاری رہتی ہیں اس کے باوجود بھی کھیلیں ہوتی رہتی ہیں۔ ہمارے پڑوس افغانستان میں بھی اتنے عرصے سے جنگ جاری ہے وہاں پر کرکٹ اور دوسری کھیلیں بھی جاری رہیں۔ کھیلیں تفریح کے ساتھ ساتھ ایک healthy programme ہوتا ہے۔ ابھی پی ایس ایل لاہور سے ختم کر کے کراچی shift کی جا رہی ہے تو یہ خیر سگالی کے جذبے کا مؤقف نہیں ہے بلکہ ہماری بُزدلی کا impression جا رہا ہے۔

جناب سپیکر! اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے ہماری افواج، ہمارا نیوکلیئر پروگرام اور ہماری عوام کسی بھی خطرے سے نپٹنے کے لئے مکمل طور پر تیار ہے لیکن اس سے ہم دشمن کو اس طرح کا impression دے رہے ہیں کہ ہم اتنے خائف ہو چکے ہیں کہ ہم خیر سگالی کے جذبے میں سارا کچھ کرتے جا رہے ہیں۔ میری عرض ہے کہ اس فیصلے کو revise کیا جائے اس پر آپ رولنگ دیں۔

جناب سپیکر! میں دوسری بات یہ کرنا چاہتا ہوں کہ آپ کو یاد ہے یا نہیں لیکن مجھے تو یاد ہے ذرا ذرا۔ آپ وزیر بلدیات ہوتے تھے تو پورے پنجاب میں میلے ٹھیلے لگتے تھے۔ آج سے خوشاب کا جشنِ بہاراں شروع ہونا تھا وہ بھی کینسل کر دیا گیا کہ ہم انتہائی خطرے میں ہیں۔ مجھے نہیں پتا کہ خوشاب کے ڈی سی ارشد بُزدار کا وزیر اعلیٰ جناب عثمان احمد خان بُزدار کے ساتھ کیا رشتہ ہے لیکن وہ اپنے نام کے ساتھ بُزدار لکھتے ہیں۔ ڈی سی خوشاب جناب ارشد بُزدار نے کہا کہ میں نے میلہ کینسل کر دیا ہے اب نہیں لگنے دینا۔

جناب سپیکر! ضلع خوشاب کا چیئرمین چونکہ PTI آئی کا ہے تو میری اطلاع کے مطابق وہ لوگ وزیر قانون و پارلیمانی امور/لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ (جناب محمد بشارت راجا) سے ملے اور جناب محمد بشارت راجا نے کہا کہ آپ جا کر میلہ لگائیں لیکن ڈی سی صاحب نے کہا کہ مجھے ٹرانسفر کرا دیں میں نے میلہ نہیں لگنے دینا تو وہاں پر یہ حالات ہیں۔۔۔

جناب سپیکر: جی، آپ کا پوائنٹ آف آرڈر valid ہے۔ آج صبح ہی خوشاب کے میلے کے حوالے سے بات ہو رہی تھی تو وزیر قانون اس پر اور پی ایس ایل پر respond کرتے ہیں۔ جی، وزیر قانون!

وزیر قانون و پارلیمانی امور/لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ (جناب محمد بشارت راجا): جناب سپیکر! معزز ممبر نے دو امور کی طرف نشاندہی کی ہے۔ انہوں نے پہلی بات پی ایس ایل کے حوالے سے کی ہے میں اس میں تھوڑی سی وضاحت کرنا چاہوں گا کہ پی ایس ایل کے matches کا لاہور سے کراچی ٹرانسفر ہونا لاء اینڈ آرڈر کی situation کی وجہ سے نہیں ہوا۔ پنجاب حکومت نے بھرپور طریقے سے انتظامات کئے ہوئے تھے اور آپ کے نوٹس میں ہونا چاہئے کہ ایک دن قبل وزیر اعلیٰ پنجاب نے خود ذاتی طور پر لاء اینڈ آرڈر کی میٹنگ بھی لی جس میں کرکٹ بورڈ کے اراکین اور باقی انتظامات کرنے والے لوگ بھی شامل تھے تو ہم نے بھرپور قسم کی تیاری کی ہوئی تھی لیکن اس میں problem یہ آیا ہے کہ چونکہ تین چار دن ائرپورٹ بند رہا تھا تو پی ایس ایل کے لوگوں کی logistic دبئی سے لاہور ٹرانسفر نہیں ہو سکی انہوں نے اپنی اس وجوہ کی بنیاد پر میچوں کو لاہور سے

کراچی shift کیا ہے، لاء اینڈ آرڈر کی وجہ سے میچوں کو لاہور سے کراچی shift نہیں کیا گیا تو معزز ممبر کی انفارمیشن درست نہیں ہے۔

جناب سپیکر! معزز ممبر نے اپنے پوائنٹ آف آرڈر میں ضلع خوشاب کے میلے کے حوالے سے بات کی تو آپ کے علم میں ہے کہ میں نے تھوڑی دیر پہلے آپ سے یہ discuss بھی کیا تھا کہ پورے پنجاب کی ضلع کونسلوں میں جشنِ بہاراں کے میلے شروع ہو رہے ہیں۔ خوشاب کے لوگ بھی مجھ سے ملے تھے میں نے چیف سیکرٹری صاحب سے بھی بات کی تھی اور میں نے متعلقہ کمشنر سے بھی بات کی ہے۔ ابھی تھوڑی دیر پہلے جھنگ کے ہمارے ایک معزز ممبر نے بھی اس حوالے سے بات کی ہے اور کل مجھے اٹک سے بھی ٹیلیفون آیا تھا انہوں نے بھی اس حوالے سے بات کی ہے۔ ہم اس سلسلے میں انشاء اللہ تعالیٰ ایک دن میں decide کر لیں گے اور جس طرح آپ نے تھوڑی دیر پہلے مجھ سے فرمایا کہ ہمارا ایک soft image جانا چاہئے اور ہمیں یہ تاثر دینا چاہئے کہ Things are normal انشاء اللہ تعالیٰ ہم اُس کے مطابق کام کریں گے اور ایسی کوئی بات نہیں ہے کہ ہم کسی کو خوش کرنے کے لئے جشنِ بہاراں کے میلے منسوخ کر رہے ہیں۔ انشاء اللہ تعالیٰ normal activities جاری رہیں گی۔ شکریہ

جناب سپیکر: جناب محمد بشارت راجا! آپ کی assurance کے بعد یہ طے ہو گیا کہ یہ میلے اسی طرح ہوں گے جس طرح ہر ضلع کے شیڈول کے مطابق ہو رہے تھے۔ اس میں کوئی رکاوٹ نہیں ہے۔ یہ on the floor of the House حکومت کی commitment آ گئی ہے۔ جناب محمد بشارت راجا نے commitment کی ہے انشاء اللہ یہ پوری ہو گی اور یہ میلے انشاء اللہ ہوں گے۔ آپ بے فکر رہیں۔ (قطع کلامیاں)

یہ روایت ہے کہ وقفہ سوالات میں پوائنٹ آف آرڈر نہیں ہوتا۔ آپ کی بات valid تھی اور وہ آ گئی ہے۔

سوالات

(محکمہ جنگلات، جنگلی حیات وماہی پروری)

نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

جناب سپیکر: اب وقفہ سوالات شروع کرتے ہیں۔ آج کے ایجنڈے پر محکمہ جنگلات، جنگلی حیات وماہی پروری سے متعلق سوالات دریافت کئے جائیں گے اور ان کے جوابات دیئے جائیں گے۔ پہلا سوال چودھری اشرف علی کا ہے۔جی، سوال نمبر بولیں۔

جناب محمد ارشد ملک: جناب سپیکر! سوال نمبر 767 ہے، جواب پڑھاہوا تصور کیا جائے۔(معزز ممبر نے چودھری اشرف علی کے ایماء پر طبع شدہ سوال دریافت کیا)

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھاہوا تصور کیا جاتا ہے۔

واچر کی اسامی اور مجسٹریٹس کی تعیناتی سے متعلقہ تفصیلات

*767: **چودھری اشرف علی:** کیا وزیر جنگلات، جنگلی حیات وماہی پروری ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ محکمہ ماہی پروری نے ماسوائے واچر کے تمام کیڈرز کے سکیل اپ گریڈ کئے ہیں؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ محکمہ نے واچر کی تعلیم خواندہ سے بڑھاکر میٹرک سائنس کردی ہے لیکن اسامی تاحال اپ گریڈ نہ کی ہے؟

(ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ واچر کو 24 گھنٹے ڈیوٹی اداکرنا پڑتی ہے؟

(د) کیا یہ بھی درست ہے کہ محکمہ نے مجسٹریٹس تعینات نہ کئے ہیں جس کی وجہ سے چالان پیش کرنے میں سخت دشواری کا سامنا کرنا پڑتا ہے؟

(ہ) اگر جزہائے بالا کا جواب اثبات میں ہے تو محکمہ اس ضمن میں کیا اقدامات اٹھارہا ہے تفصیلات سے آگاہ فرمائیں؟

وزیر جنگلات، جنگلی حیات وماہی پروری (جناب محمد سبطین خان):

(الف) یہ بات درست نہ ہے کہ محکمہ ماہی پروری نے ماسوائے واچر کے تمام کیڈرز کے سکیل اَپ گریڈ کئے ہیں۔ درحقیقت محکمہ نے کیڈرز کی اَپ گریڈیشن کے لئے سفارشات بھیجی ہیں۔ اُن میں سے دو کیڈر کی اَپ گریڈیشن ہو چکی ہے بقیہ 13 کیڈرز کا کیس فنانس ڈیپارٹمنٹ میں process میں ہے۔

(ب) یہ بات درست ہے کہ محکمہ نے واچر کی تعلیم خواندہ سے بڑھا کر میٹرک سائنس سیکنڈ ڈویژن کر دی ہے۔ فشریز واچر کے کیڈر کی اَپ گریڈیشن کا کیس سفارشات کے ساتھ متعلقہ اتھارٹی کو بھیجا جا چکا ہے۔

(ج) یہ بات درست نہ ہے کہ واچر کو 24 گھنٹے کی ڈیوٹی ادا کرنا پڑتی ہے۔ بلکہ اہلکاروں سے آٹھ گھنٹے کی ڈیوٹی لی جاتی ہے۔

(د) محکمہ، مجسٹریٹس تعینات کرنے کا مجاز نہ ہے تاہم ڈیوٹی پر موجود مجسٹریٹس کے پاس چالان جمع کروا دیئے جاتے ہیں۔

(ہ) پنجاب فشریز ڈیپارٹمنٹ سروس رولز 2011 میں واچر کی تعلیم خواندہ سے میٹرک سائنس سیکنڈ ڈویژن کر دی گئی ہے۔ محکمہ نے فشریز واچر کا گریڈ بی ایس۔1 سے بی ایس۔5 کرنے کی سفارش کی ہے۔

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

جناب محمد ارشد ملک: جناب سپیکر! انہوں نے جز (الف) کے جواب میں بتایا ہے کہ یہ بات درست نہ ہے کہ محکمہ ماہی پروری نے ماسوائے واچر کے تمام کیڈرز کے سکیل اَپ گریڈ کئے ہیں۔ درحقیقت محکمہ نے کیڈرز کی اَپ گریڈیشن کے لئے سفارشات بھیجی ہیں۔ اُن میں سے دو کیڈر کی اَپ گریڈیشن ہو چکی ہے بقیہ 13 کیڈرز کا کیس فنانس ڈیپارٹمنٹ میں process میں ہے۔

جناب سپیکر! میں آپ کے توسط سے وزیر صاحب سے پوچھنا چاہتا ہوں کہ کس کس کیڈر کی اپ گریڈیشن ہو چکی ہے، بقایا کون کون سے کیڈر ہیں جن کی اپ گریڈیشن رہتی ہے، یہ کیس کب سے process میں ہے اور کب تک approve ہو جائے گا؟

وزیر جنگلات، جنگلی حیات و ماہی پروری (جناب محمد سبطین خان): جناب سپیکر! شکریہ۔ انہوں نے اپنے سوال میں پوچھا تھا کہ محکمہ ماہی پروری نے ماسوائے واچر کے تمام کیڈرز کے سکیل اپ گریڈ کئے ہیں؟ اس میں میری یہ گزارش ہے کہ ہم نے یہ جواب دیا ہے کہ اُن میں سے 2 کیڈرز کی اَپ گریڈیشن ہو چکی ہے بقیہ 13 کیڈرز کا کیس فنانس ڈیپارٹمنٹ میں process میں ہے اور وہ بھی انشاءاللہ جلدی ہو جائے گی۔ میرے پاس تفصیل موجود ہے اگر آپ حکم کریں تو میں پڑھ دیتا ہوں۔

جناب سپیکر: جی، جناب محمد ارشد ملک!

جناب محمد ارشد ملک: جناب سپیکر! میں آپ کے توسط سے پوچھنا چاہتا ہوں کہ وہ کون سے دو کیڈرز ہیں جن کی اپ گریڈیشن ہو چکی ہے، بقیہ 13 کیڈرز کون کون سے ہیں جن کی اپ گریڈیشن ہونی ہے، ان کے کیس کب سے process میں ہیں، کب تک یہ final ہوں گے اور کب ان پر implementation ہو گا؟

جناب سپیکر: جی، وزیر جنگلات! آپ تفصیل پڑھ دیں۔

وزیر جنگلات، جنگلی حیات و ماہی پروری (جناب محمد سبطین خان): جناب سپیکر! میری گزارش یہ ہے کہ انہوں نے لکھا نہیں لیکن ان کے دل میں یہ خواہش تھی کہ میں پوچھوں گا۔ اگر ان کے دل میں خواہش بھی تھی تو میں حاضر ہوں بتانے کے لئے کیونکہ مجھے تو اعتراض ہی کوئی نہیں ہے۔

جناب سپیکر! اسسٹنٹ وارڈن فشریز ریسرچ اسسٹنٹ گریڈ 11 سے گریڈ 16 ہو چکا ہے۔ سٹیٹسٹیکل اسسٹنٹ گریڈ 11 سے گریڈ 16 ہو چکا ہے۔ ان کے علاوہ 13 ہیں ان میں پبلیسٹی اسسٹنٹ، لائبریری اسسٹنٹ، الیکٹریشن موٹر ٹرانسپورٹ، الیکٹریشن فشریز سپروائزر، فیلڈ سپروائزر، لیبارٹری سپروائزر، لیبارٹری اسسٹنٹ، کمپیوٹر آپریٹر، پائلٹ مشین آپریٹر، ٹیوب ویل / پمپ مشین آپریٹر اور فشریز واچر جس کا خصوصی طور پر یہ پوچھنا چاہ رہے ہیں وہ بھی اس کے اندر ہے۔ ان کے علاوہ لیبارٹری اٹنڈنٹ اور پبلیسٹی اٹنڈنٹ ہیں۔ یہ پندرہ کیس تھے جن میں سے دو اپ گریڈ ہو گئے ہیں اور باقی 13 processing کے لئے فنانس ڈیپارٹمنٹ کے پاس پڑے ہوئے ہیں۔ وہ بھی انشاءاللہ عنقریب ہو جائیں گے۔

جناب محمد ارشد ملک: جناب سپیکر! بہت شکریہ۔ میں نے آپ کے توسط سے یہ پوچھا تھا کہ یہ کب تک approve ہو جائیں گے۔

جناب سپیکر! اسی میں یہ بھی پوچھا گیا ہے کہ کیا یہ بھی درست ہے کہ محکمہ نے مجسٹریٹ تعینات نہ کئے ہیں؟ کیا یہ گیم وارڈن تعینات کرتے ہیں اور کون سے اضلاع میں انہوں نے گیم وارڈن تعینات کئے ہیں اور کتنے اضلاع گیم وارڈن کے بغیر خالی ہیں؟

جناب سپیکر: یہ نیا سوال بنتا ہے کیونکہ یہ فشریز سے متعلق سوال ہے۔ اگلا سوال جناب نصیر احمد کا ہے۔ جی، سوال نمبر بولیں۔

جناب نصیر احمد: جناب سپیکر! میرا سوال نمبر 872 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

محکمہ اوقاف کی زمین پر محکمہ جنگلات کا درخت لگانے سے متعلقہ تفصیلات

*872: **جناب نصیر احمد:** کیا وزیر جنگلات، جنگلی حیات وماہی پروری ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) محکمہ جنگلات، محکمہ اوقاف کی ملکیتی زمین پر کتنے ایکڑ پر درخت لگا رہا ہے؟

(ب) یہ زمین کس کس جگہ پر موجود ہے؟

(ج) کیا درخت لگانے سے پہلے زمین کا جنگلات کے لئے مناسب ہونے کا کوئی سروے کیا گیا ہے اگر نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

وزیر جنگلات، جنگلی حیات وماہی پروری (جناب محمد سبطین خان):

(الف) محکمہ اوقاف کی ملکیتی زمین پر درخت لگانے کے لئے محکمہ جنگلات کو حکومت کی طرف سے کوئی ہدف نہیں دیا گیا۔

(ب) اس بارے میں محکمہ ہذا کو کوئی علم نہ ہے۔

(ج) اس ضمن میں محکمہ اوقاف سے رپورٹ طلب فرمائیں۔

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

جناب نصیر احمد: جناب سپیکر! پنجاب میں بلین ٹریز کی بات بڑے زوروں سے سننے میں آ رہی ہے اور یہ بھی حقیقت ہے کہ پنجاب واحد صوبہ ہے جس کا تینوں صوبوں کی نسبت کم رقبے پر جنگلات ہے۔

جناب سپیکر! میرا سوال یہ ہے کہ محکمہ نے مجھے جو جواب دیا ہے اس میں یہ بتایا گیا ہے کہ محکمہ اوقاف کی ملکیتی زمین پر درخت لگانے کا کوئی منصوبہ ہے اور نہ ہی حکومت کا کوئی ہدف ہے۔ اس کے بعد اس کے جز(ب) میں بھی کہا گیا ہے کہ اس بارے میں بھی محکمہ کو کوئی علم نہ ہے۔ محکمہ اوقاف کی جو لاکھوں ایکڑ زمین پڑی ہوئی ہے اس کے لئے محکمہ جنگلات کا ابھی تک درخت لگانے کا منصوبہ نہ بنانے کی کوئی خاص وجہ ہے یا محکمہ جنگلات اس زمین کو استعمال نہیں کرنا چاہ رہا؟

وزیر جنگلات، جنگلی حیات وماہی پروری(جناب محمد سبطین خان): جناب سپیکر! ان کا سوال ہے کہ محکمہ اوقاف کی ملکیتی کتنی زمین پر آپ نے درخت لگانے ہیں۔ میری گزارش یہ ہے کہ ہم نے ایک proposal بنائی تھی کہ محکمہ جنگلات اور محکمہ اوقاف مل کر شجر کاری کریں مگر یہ تو ابھی initial stage پر ہے ابھی تو محکمہ اوقاف کے منسٹر سے ایک میٹنگ ہوئی ہے لیکن کچھ فائنل نہیں ہوا۔ محکمہ اوقاف کی جو زمین سالہا سال سے ان بھائیوں کے دور میں قبضہ پر دی گئی تھیں وہ ہم نے واگزار کرائی ہیں ان پر ہم سوچ رہے ہیں کہ شجر کاری کی جائے تاکہ ان زمینوں کے issues سامنے نہ آئیں۔ یہ چیزیں جب finalize ہو جائیں گی تو آپ کی خدمت میں پیش کر دیں گے۔

جناب سپیکر: منسٹر صاحب! کیا ابھی زمین واگزار ہونی ہے؟

وزیر جنگلات، جنگلی حیات و ماہی پروری(جناب محمد سبطین خان): جناب سپیکر! ابھی محکمہ اوقاف کی کچھ زمین واگزار ہوئی ہے اور اسی طرح محکمہ جنگلات، محکمہ آبپاشی اور محکمہ زراعت ہیں ہر جگہ زمین پر قبضے کے issues سامنے آ رہے تھے۔

جناب نصیر احمد: جناب سپیکر! بقول منسٹر صاحب کے کہ اس پر میٹنگ ہوئی ہے اور ہم ابھی initial stage پر ہیں۔ میں نے سوال کیا تھا کہ کیا حکومت کا کوئی منصوبہ ہے تو مجھے بڑا categorically محکمہ کی طرف سے جواب آیا ہے کہ محکمہ اوقاف کی ملکیتی زمینوں پر درخت لگانے کے لئے محکمہ جنگلات کو حکومت کی طرف سے کوئی ہدف نہ دیا گیا ہے۔

جناب سپیکر: جناب نصیر احمد! ٹارگٹ تو اس وقت مقرر کیا جائے گا جب ان کے پاس زمین آئے گی۔ ابھی تو زمین آئی ہی نہیں بلکہ زمین حاصل کرنے کے لئے تگ و دو ہو رہی ہے جس کا ذکر انہوں نے کیا ہے۔

جناب نصیر احمد: جناب سپیکر! منسٹر صاحب فرما رہے ہیں کہ ہم نے ٹارگٹ دے دیا ہے کہ جب زمین ملے گی تو پھر اس پر درخت لگائے جائیں گے جبکہ محکمہ یہ کہہ رہا ہے کہ ہمیں حکومت کی طرف سے کوئی ہدف نہیں ملا۔

جناب سپیکر: بات سنیں آپ خود سمجھدار ہیں کیا بغیر زمین کے آپ کوئی ٹارگٹ بنا سکتے ہیں؟

جناب نصیر احمد: جناب سپیکر! میں کہہ رہا ہوں کہ حکومت کی طرف سے کوئی ہدف تو ہو گا کہ یہ زمین خالی کروانی ہے اور اس کے بعد اس پر درخت لگانے ہیں جبکہ محکمہ یہ کہہ رہا ہے کہ ہمیں حکومت کی طرف سے کوئی ہدف نہیں ملا تو یہاں آئے روز دس ارب درخت لگانے کی بات ہوتی ہے۔

جناب سپیکر! میں آپ کی بات مان لیتا ہوں مجھے بس یہ بتا دیں کہ کتنے لاکھ ایکڑ رقبہ ہے جس کو یہ چھڑوانا چاہتے ہیں، یہ کوئی ایک reference ہی دے دیں سوائے اس بہانے کے کہ انہوں نے پچھلی حکومت کو رگیدنا تھا اور انہوں نے الزام لگا دیا۔

جناب سپیکر: جناب نصیر احمد! اب آپ بیٹھ جائیں۔ منسٹر صاحب! کیا کوئی latest انفارمیشن آئی ہے کہ کتنی زمین آپ کے پاس ہے اور اس کے لئے آپ کوئی target fix کر سکیں، ابھی تک آپ کے پاس کوئی زمین آئی بھی ہے یا نہیں؟

وزیر جنگلات، جنگلی حیات و ماہی پروری (جناب محمد سبطین خان): جناب سپیکر! قطعاً میں نے ایسی کوئی بات نہیں کی بلکہ میں نے یہ کہا ہے کہ ایک مرتبہ میٹنگ ہوئی ہے اور ہمارے معزز ممبر نے دو، تین، چار اور پانچ میٹنگز بنا دیں لہٰذا میں نے یہ بات نہیں کی بے شک آپ ریکارڈ نکلوا کر چیک کر لیں۔

جناب سپیکر: جی، ٹھیک ہے۔

وزیر جنگلات، جنگلی حیات و ماہی پروری (جناب محمد سبطین خان): جناب سپیکر! میں نے کہا تھا کہ اس پر ایک میٹنگ وہ بھی بہت initial stage پر ہوئی تھی، ابھی یہ بات آگے جائے گی اور پھر محکمہ اوقاف اس کی clarification بھی کر دے گا کیونکہ محکمہ اوقاف میرے پاس نہیں ہے۔

جناب سپیکر! محکمہ اوقاف کے منسٹر صاحب ہمیں بتائیں گے کہ اتنی زمین ہم آپ کو دے رہے ہیں پھر اس زمین پر ہم درخت لگائیں گے۔

جناب سپیکر: منسٹر صاحب! جی، ٹھیک ہے آپ کا جواب آ گیا ہے کیونکہ بغیر زمین کے تو کوئی ٹارگٹ achieve نہیں ہو سکتا۔

وزیر جنگلات، جنگلی حیات و ماہی پروری (جناب محمد سبطین خان): جناب سپیکر! جی، یہ کیسے ہو سکتا ہے؟

جناب نصیر احمد: جناب سپیکر! ان کا بھی کوئی کام ہے یا نہیں، کیا انہوں نے کوئی ٹارگٹ set کیا ہے؟

جناب سپیکر: جناب نصیر احمد! اب آپ اس بات کو چھوڑ دیں کیونکہ اب بات مکمل ہو گئی ہے۔

جناب نصیر احمد: جناب سپیکر! اس میٹنگ میں محکمہ جنگلات نے کیا ٹارگٹ set کیا ہے؟

جناب سپیکر: جناب نصیر احمد! نہیں اب بات ہو چکی ہے۔ میری بات سنیں، آپ پھر وہی باتیں کر رہے ہیں۔ آپ ماشاءاللہ خود سمجھدار ہیں۔ آپ مجھے یہ بتائیں کہ اگر آپ کے پاس زمین نہیں ہے اور آپ کہیں کہ میں نے پوری اسمبلی میں درخت لگا دینے ہیں، تو کیا ایسا ممکن ہے؟

جناب نصیر احمد: جناب سپیکر! کیا اس میٹنگ کے minutes نہیں بنائے گئے؟

جناب محمد وارث شاد: جناب سپیکر! میرا ایک ضمنی سوال ہے۔

جناب سپیکر: جی، فرمائیں!

جناب محمد وارث شاد: جناب سپیکر! میں سوال نمبر872 پڑھا رہا ہوں اور اس کے بعد آپ مجھے اس کا جواب دیں کہ اس سوال کے جز(الف) میں لکھا ہے کہ محکمہ جنگلات، محکمہ او قاف کی ملکیتی زمین پر کتنے ایکڑ پر درخت لگا رہا ہے؟ محکمہ جنگلات اور محکمہ او قاف کے درمیان کومہ کو میں "اور" بولتا ہوں۔

جناب سپیکر: جناب محمد وارث شاد! آپ کومہ کی جگہ "اور" نہ لگائیں، یہ غلط ہے کیونکہ "اور" کا اگلے سوال میں جواب آ گیا ہے۔ اگلا سوال محترمہ عظمیٰ کاردار کا ہے۔ سوال نمبر بولیں۔

محترمہ عظمیٰ کاردار: جناب سپیکر! میرا سوال نمبر1013 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

صوبہ بھر میں جنگلات کے رقبہ سے متعلقہ تفصیلات

*1013: **محترمہ عظمیٰ کاردار:** کیا وزیر جنگلات، جنگلی حیات و ماہی پروری از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) صوبہ میں جنگلات کتنے رقبہ پر ہیں، 2008 سے 2018 تک جنگلات کے اضافہ کے لئے حکومت نے کیا اقدامات اٹھائے تھے اور ان اقدامات سے صوبہ بھر کے جنگلات میں کتنا اضافہ ہوا؟

(ب) 2008 سے 2018 تک محکمہ جنگلات کے بجٹ کی تفصیل سال وار فراہم فرمائیں؟

(ج) اس دوران قبضہ مافیا سے کتنا رقبہ واگزار کرایا گیا؟

وزیر جنگلات، جنگلی حیات وماہی پروری (جناب محمد سبطین خان):

(الف) پنجاب میں جنگلات کا رقبہ پنجاب کے کل رقبہ کا 3.1 فیصد ہے جس کی تفصیل درج ذیل ہے:

- پہاڑی جنگلات 171000 ایکڑ (0.171 ملین ایکڑ)
- نیم پہاڑی جنگلات 635497 ایکڑ (0.635 ملین ایکڑ)
- نہری ذخیرہ جات 370657 ایکڑ (0.371 ملین ایکڑ)
- دریائی جنگلات 144343 ایکڑ (0.144 ملین ایکڑ)
- چراگاہیں 318000 ایکڑ (0.318 ملین ایکڑ)

کل: 16,39,497 ایکڑ (1.639 ملین ایکڑ)

قطاروں کی شکل میں جنگلات:

- نہروں کے کنارے 32640 کلومیٹر
- سڑکات کے کنارے 11680 کلومیٹر
- ریلوے لائن کے کنارے 2987 کلومیٹر۔

کل: 47307 کلومیٹر

محکمہ جنگلات نے سال 2008 سے 2018 تک ترقیاتی و غیر ترقیاتی بجٹ کے تحت جو جنگلات اُگائے اُن کی تفصیل درج ذیل ہے:

سال	ذخیرہ کی صورت میں (رقبہ ایکڑ)	پودے	لائنوں کی صورت میں (رقبہ ایونیو میل)	پودے
2008-09	7228.84	5248137	3588	1794000
2009-10	9238.04	6706817	3686.5	1843250
2010-11	8535.06	6196453	393	196500
2011-12	8540.85	6200657	265	132500
2012-13	7956.3	5776273	507.2	253600
2013-14	6523.47	4736039	491	245500
2014-15	7143.33	5186057	781.41	390705
2015-16	7738.94	5618470	778	389000
2016-17	12579.18	9132484	992.37	496185
2017-18	24377.01	176977709	3263.7	1631850
ٹوٹل	99861.02	72499100	14746.18	7373090

(ب) 2008 سے 2018 تک محکمہ جنگلات کو جو بجٹ ملا اس کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ج) قبضہ مافیا سے محکمہ جنگلات نے 1806 ایکڑ 13 کنال 34 مرلے رقبہ راولپنڈی، جہلم، ڈیرہ غازی خان، مظفر گڑھ، راجن پور، لاہور، شیخوپورہ، ننکانہ، قصور اور فیصل آباد سے واگزار کرایا جس کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

محترمہ عظمیٰ کاردار: جناب سپیکر! منسٹر صاحب نے بڑا تفصیل سے میرے سوال کا جواب دیا ہے لیکن میرا ایک ضمنی سوال ہے جس کی وجہ سے میں تھوڑا پریشان بیٹھی ہوں کیونکہ انہوں نے کہا ہے کہ پنجاب میں جنگلات کا رقبہ 3.1 فیصد ہے تو مجھے اس پر ایک شعر یاد آرہا ہے کہ:

اُگ رہا ہے درودیوار پر سبزہ غالب
ہم بیاباں میں ہیں گھر میں بہار آئی ہے

جناب سپیکر! جب پاکستان وجود میں آیا تھا تو۔۔

جناب سپیکر: محترمہ! میری بات سنیں، یہاں پر اس story کی کوئی بات نہیں ہے، آپ نے ایک سوال کیا اور اس کا جواب آگیا ہے اور اس کا جواب پڑھا ہوا تصور کیا گیا ہے لہٰذا آپ specific ضمنی سوال کریں، تقریر نہ کریں۔

محترمہ عظمیٰ کاردار: جناب سپیکر! میں صرف جز (ج) کے حوالے سے پوچھنا چاہتی ہوں کہ ٹمبر مافیا جس سے زمین واگزار کروائی گئی ہے اس کے خلاف کیا کارروائی کی گئی ہے، یہ میرا آخری سوال ہے؟

جناب سپیکر: جی، منسٹر صاحب! قبضہ مافیا سے کتنی زمین واگزار کروائی گئی ہے؟

وزیر جنگلات، جنگلی حیات و ماہی پروری (جناب محمد سبطین خان): جناب سپیکر! یہ بات کرتے مجھے بہت فخر اور خوشی محسوس ہو رہی ہے کہ یہ جتنی زمین بھی قبضہ مافیا سے واگزار کروائی گئی وہ ہمارے دورِ حکومت میں کروائی گئی ہے اور یہ نئے پاکستان کے تحت کروائی گئی ہے۔

جناب سپیکر!میں اس کی تفصیل بھی بتادیتا ہوں کہ جنوبی راولپنڈی ،مری، جہلم، ڈیرہ غازی خان، مظفر گڑھ، راجن پور، لاہور، شیخوپورہ، ننکانہ،قصور اور فیصل آباد سے ٹوٹل 1806ایکڑ جگہ وگزار کروائی ہے۔

جناب سپیکر:منسٹر صاحب!آگے 13کنال34مرلے رقبہ مزید بھی ہے۔

وزیر جنگلات، جنگلی حیات و ماہی پروری(جناب محمد سبطین خان):جناب سپیکر!جی، آگے 13کنال34مرلے رقبہ مزید ہے۔ پچھلے آٹھ، دس سال میں جنگلات کی زمینوں پر بڑی بے دردی سے قبضے کئے گئے اب یہ زمینیں واگزار ہو رہی ہیں اور سسٹم بہتر ہو رہا ہے، جس طرح محترمہ نے فرمایا ہے تو یہ بات حقیقت ہے کہ پنجاب میں 3.1فیصد رقبہ محکمہ جنگلات کے پاس ہے اور یہ ٹوٹل رقبہ 1639497ایکڑ بنتا ہے تو اس پر ہم plantation کر رہے ہیں۔

جناب سپیکر! پچھلے دس سالوں میں اتنی plantation نہیں ہوئی جتنی ہم اللہ کے حکم سے تین سے چار سال میں کر رہے ہیں۔(نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر!کیونکہ پچھلے دور میں ہمارا محکمہ گورنمنٹ کی priorities میں آتا ہی نہیں تھا اور اس مرتبہ تو وزیراعظم اور وزیراعلیٰ بہت emphasize کر رہے ہیں تو انشاء اللہ آنے والے دنوں میں آپ دیکھیں گے کہ ہر طرف جناب محمد وارث شاد کو ہریالی نظر آئے گی۔

محترمہ عظمیٰ کاردار:جناب سپیکر!میں جواب سے مطمئن ہوں اور آپ کو بہت مبارک ہو۔

جناب سپیکر:جی، ٹھیک ہے۔ اگلا سوال بھی محترمہ عظمیٰ کاردار کا ہے۔ سوال نمبر بولیں۔

محترمہ عظمیٰ کاردار:جناب سپیکر!میرا سوال نمبر1024ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر:جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

لاہور:مناواں لیبارٹری میں تعینات افسران اور بجٹ سے متعلقہ تفصیلات

*1024: **محترمہ عظمیٰ کاردار:** کیا وزیر جنگلات، جنگلی حیات و ماہی پروری ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) محکمہ ماہی پروری کی مناواں لاہور میں لیبارٹری میں گریڈ سترہ سے زائد کتنے افسران تعینات ہیں کیا ان میں کوئی سائنسدان بھی موجود ہے؟

(ب) 2008 سے 2018 تک اس لیبارٹری کو کتنا بجٹ، سال وار فراہم کیا گیا؟

(ج) اس لیبارٹری کی 2008 سے 2018 کے دوران کیا نمایاں کارکردگی رہی، اس دوران زمین کے کتنے نمونوں کا تجزیہ کیا؟

(د) اس لیبارٹری سے فش فارمر کو کیا فائدہ حاصل ہو رہا ہے؟

وزیر جنگلات، جنگلی حیات و ماہی پروری (جناب محمد سبطین خان):

(الف) فشریز ریسرچ اینڈ ٹریننگ انسٹیٹیوٹ مناواں لاہور میں اس وقت گریڈ17 اور اس سے زیادہ گریڈ کے 22 آفیسران تعینات ہیں جن میں 9ریسرچرز تین سینئر ریسرچرز اور چار سائنسدان ہیں۔

(ب) 2008 تا2018 تک گورنمنٹ کی طرف سے جو بجٹ فراہم کیا گیا اس کی سال وار تفصیل درج ذیل ہے:

سال	پے اور الاؤنسز	دیگر اخراجات	کل بجٹ
2008-09	1,46,38,000	18,62,120	1,65,00,120
2009-10	1,65,23,000	16,01,200	1,81,24,200
2010-11	2,30,93,393	10,17,749	2,41,11,142
2011-12	2,29,32,307	4,15,503	2,33,47,810
2012-13	3,41,23,500	39,05,800	3,80,29,300
2013-14	3,44,87,400	26,38,050	3,71,25,450
2014-15	3,49,06,000	47,30,700	3,96,36,700
2015-16	3,38,99,300	19,52,500	3,58,51,800
2016-17	3,63,95,100	22,41,100	3,86,36,200
2017-18	4,30,17,800	43,64,500	4,73,82,300

(ج) اس لیبارٹری میں فش فارم بنانے کے لئے ترقی یافتہ اور ترقی پسند فش فارمرز کی زمین کی موزونیت جانچنے کے لئے مٹی اور پانی کا تجزیہ کیا جاتا ہے۔2008 سے لے کر2018 تک مٹی اور پانی کے جو تجزیے کئے گئے اُن کی تفصیل درج ذیل ہے:

سال	تجزیہ پانی	تجزیہ فش	تجزیہ فش فیڈ	تجزیہ مٹی	کل تعداد
2008-09	168	--	--	213	381
2009-10	345	--	--	154	499
2010-11	121	--	--	131	252
2011-12	628	--	--	156	784
2012-13	425	--	--	194	619
2013-14	580	757	143	219	1699
2014-15	823	716	40	234	1813
2015-16	843	774	95	221	1903
2016-17	973	999	114	242	2328
2017-18	1023	458	159	190	1830
				ٹوٹل	12108

(د) اس لیبارٹری میں پانی اور مٹی کے تجزیوں کے علاوہ فش فارمر کو ادارہ ہذا میں اور مختلف اضلاع میں جا کر جدید فش فارمنگ کی تکنیک کے متعلق معلومات اور راہنمائی کی جاتی ہے۔2008 سے لے کر2018 تک فش فارمرز کو جو تربیت دی گئی اُن کی تفصیل درج ذیل ہے۔اس سہولیات کے باعث2008سے2018تک فش فارمنگ میں واضح اضافہ ریکارڈ کیا گیا ہے۔

سال	تعداد فش فارمر
2008-09	434
2009-10	431
2010-11	241
2011-12	540
2012-13	779
2013-14	1477
2014-15	1306
2015-16	1172
2016-17	1213
2017-18	649
ٹوٹل	8242

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

محترمہ عظمیٰ کاردار: جناب سپیکر! میرا اس میں ضمنی سوال یہ ہے کہ انہوں نے جواب میں لکھا ہے کہ فشریز ریسرچ اینڈ ٹریننگ انسٹیٹیوٹ مناواں لاہور میں اس وقت گریڈ 17 اور اس سے زیادہ گریڈ کے 22 آفیسران تعینات ہیں اور جز (ج) میں انہوں نے جواب دیا ہے کہ تجزیہ فش اور تجزیہ فش فیڈ میں 2008 سے لے کر 2013 تک کچھ بھی نہیں کیا گیا تو میں ان سے پوچھنا چاہتی ہوں کہ اس حوالے سے بجٹ بھی رکھا گیا تھا لیکن انہوں نے کچھ بھی نہیں کیا تو اس کی کیا وجوہات تھیں؟

وزیر جنگلات، جنگلی حیات و ماہی پروری (جناب محمد سبطین خان): جناب سپیکر! کیا یہ جز (ج) کے حوالے سے سوال پوچھ رہی ہیں؟

محترمہ عظمیٰ کاردار: جناب سپیکر! جی، میں جز (ج) کے حوالے سے ہی سوال کر رہی ہوں۔

جناب سپیکر: محترمہ! جز (ج) میں لکھا ہے کہ لیبارٹری میں فش فارم بنانے کے لئے ترقی یافتہ اور ترقی پسند فش فارمرز کی زمین کی موزونیت جانچنے کے لئے مٹی اور پانی کا تجزیہ کیا جاتا ہے۔ 2008 سے لے کر 2018 تک مٹی اور پانی کے جو تجزیے کئے گئے اُن کی تفصیل یہاں پر دی گئی ہے۔

محترمہ عظمیٰ کاردار: جناب سپیکر! تجزیہ فش اور تجزیہ فش فیڈ میں 2008 سے لے کر 2013 تک کچھ بھی نہیں کیا گیا تو اس کی کیا وجوہات تھیں کیونکہ جو کچھ بھی ہوا وہ 2013 کے بعد ہوا ہے۔

جناب سپیکر: منسٹر صاحب! محترمہ 2008 سے 2013 کی بات کر رہی ہیں۔

وزیر جنگلات، جنگلی حیات و ماہی پروری (جناب محمد سبطین خان): جناب سپیکر! 2013 تک laboratory testing اس وجہ سے نہیں ہو سکتی تھی کیونکہ ہماری لیب ہی 2014 میں مکمل ہوئی ہے۔

جناب سپیکر! دوسری بات یہ ہے کہ چاہے فشریز، جنگلات یا وائلڈ لائف کا محکمہ ہو اصل تو کام ہی اب شروع ہوا ہے۔ میں پہلے بھی جس طرح گزارش کر رہا تھا آپ دیکھیں کہ یہ محکمہ جات priorities پر نہیں تھے۔ اب آپ یہ دیکھیں کہ فشریز میں جتنی بھی expansion ہو رہی ہے بلکہ میں آپ کی وساطت اور اجازت سے اور اس platform پر یہ بات کرنا چاہوں گا کہ ہم اب

نئی مچھلیوں کے seeds دے رہے ہیں۔ تالاپیا ایک فش ہے جو تقریباً 200 یا 250 روپے فی کلو کے حساب سے اگلے دو سے اڑھائی سال میں مارکیٹ میں آنا شروع ہو جائے گی۔ پہلے یہ تھائی لینڈ سے seed آتا تھا لیکن اب یہاں پر اس کی اپنی hatcheries کام کر رہی ہیں۔ شاہ پور، مظفر گڑھ میں hatcheries کام کر رہی ہیں اور ہیڈ پنجند پر ہم نے catch farming کے تجربے کئے ہیں۔ اب ہر ہیڈ پر مچھلی کی پیداوار کے لئے کافی expansion ہو رہی ہے اور مہنگائی کے اس طوفان میں جیسے مٹن اور بیف کی prices hike up ہو رہی ہیں تو مچھلی کے ذریعے وہ prices بھی انشاء اللہ زیرِ کنٹرول ہوں گی۔ جب آپ کو -/200 یا -/225 روپے میں مچھلی ملے گی تو میرے خیال میں کوئی بندہ بھی بیف یا مٹن کھانے کے لئے تیار نہیں ہو گا بلکہ ہر کوئی مچھلی ہی کھائے گا۔

جناب محمد وارث شاد: جناب سپیکر! ہم نے بھرپور کوشش کی ہے کہ حالات normalize ہو کر ہاؤس چلے اور یہ اسمبلی آپ کی نگہبانی اور قیادت میں deliver کرے۔ میں جناب سے استدعا کروں گا کہ ہمارے دوستوں کو بتائیں کہ اب آپ کا دور شروع ہو چکا ہے لہٰذا پرانے دس سال سے باہر نکل آئیں۔ ہم نے جو کیا وہ ہمارا نوشتہ دیوار ہے۔

جناب سپیکر! اب منسٹر صاحب نے یہ پڑھ کر سنایا کہ اس میں 2018 تک کوئی کام ہی نہیں ہوا۔ میں ابھی پڑھ کر سناتا ہوں کہ 14-2013 میں لیبارٹری بنی۔ 14-2013 میں تجزیوں کی تعداد 1699 تھی، 15-2014 میں 1813 تھی، 16-2015 میں 1903 تھی اور 17-2016 میں 2328 تھی جبکہ 18-2017 میں 1830 تھی۔

جناب سپیکر: دیکھیں، انہوں نے کچھ چھپایا نہیں ہے بلکہ یہ in writing آ گیا ہے۔

جناب محمد وارث شاد: جناب سپیکر! منسٹر صاحب سے یہ پوچھ لیں کہ ان سات مہینوں میں انہوں نے کتنے تجزیے کئے ہیں، میرا یہ ضمنی سوال ہے کہ ان سات مہینوں میں انہوں نے کتنا تجزیہ کیا ہے؟

جناب سپیکر: یہ fresh question بنتا ہے۔

ملک خالد محمود بابر: جناب سپیکر! میرا تعلق بہاولپور اور جنوبی پنجاب کے اس خطے سے ہے جس کو آپ بخوبی جانتے ہیں۔ اس نئے پاکستان میں میرے حلقے کے اندر ایک اہم اور نہایت توجہ کا مسئلہ ہے۔۔۔

جناب سپیکر: کیا آپ کا فش فارم کے بارے میں سوال ہے؟

ملک خالد محمود بابر: جناب سپیکر! یہ پوائنٹ آف آرڈر ہے۔

جناب سپیکر: آپ ایک منٹ بیٹھ جائیں۔ میں آپ کو ٹائم دیتا ہوں۔ یہ وقفہ سوالات ہے اور فش فارم کے بارے میں بات ہو رہی تھی۔ میرا خیال تھا کہ آپ شاید فش کے حوالے سے بات کرنا چاہ رہے ہیں۔

ملک خالد محمود بابر: جناب سپیکر! میرا بڑا اہم پوائنٹ ہے۔

جناب سپیکر: چلیں، کوئی بات نہیں۔ اب وقفہ سوالات ختم ہوتا ہے کیونکہ تمام سوالات ختم ہو گئے ہیں۔

غیر نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

صوبہ میں جنگلات کے رقبہ سے متعلقہ تفصیلات

49: چودھری اشرف علی: کیا وزیر جنگلات، جنگلی حیات و ماہی پروری ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) صوبہ بھر میں موجودہ جنگلات کا کل رقبہ صوبہ کے کل رقبہ کا کتنے فیصد ہے؟

(ب) ماہرین کی رائے اور عالمی سٹینڈرڈز کے مطابق صوبہ کے کل رقبہ کے کتنے فیصد رقبہ پر جنگلات کا ہونا ضروری ہے؟

(ج) صوبہ کے موجودہ جنگلات کو ماہرین کی رائے اور عالمی سٹینڈرڈز کے مطابق لانے کے لئے کتنا رقبہ، پانی، رقم اور ملازمین درکار ہیں؟

(د) صوبہ کے موجودہ جنگلات، عمارتی لکڑی کی ضروریات، ایندھن کی ضروریات اور کاغذ میں استعمال ہونے والی لکڑی کا کتنے فیصد پورا کر رہے ہیں نیز اس کمی کو پورا کرنے کے لئے کیا اقدامات اٹھائے جا رہے ہیں تفصیلات سے آگاہ فرمائیں؟

وزیر جنگلات، جنگلی حیات وماہی پروری (جناب محمد سبطین خان):

(الف) پنجاب میں جنگلات کا رقبہ پنجاب کے کل رقبہ کا 3.1 فیصد ہے۔

(ب) ماہرین کی رائے اور عالمی سٹینڈرڈ کے مطابق کل رقبہ کا 25 فیصد رقبہ پر جنگلات کا ہونا ضروری ہے۔

(ج) جنگلات کا ایک فیصد رقبہ بڑھانے کے لئے 6000 کیوسک پانی، 6 لاکھ ایکڑ زمین اور 26۔ارب 6 کروڑ روپے درکار ہیں۔ جنگلات کے رقبہ کو 3.1 فیصد سے 25 فیصد تک بڑھانے کے لئے ایک کروڑ 32 لاکھ ایکڑ زمین، ایک لاکھ،32 ہزار کیوسک پانی اور 5 کھرب،75۔ارب،20 کروڑ روپے درکار ہیں۔

محکمہ جنگلات 3.1 فیصد رقبہ (16,39,497 ایکڑ) کا انتظام 7148 ملازمین کے ساتھ چلا رہا ہے۔ جنگلات کا رقبہ 3.1 فیصد سے بڑھا کر 25 فیصد کرنے کے لئے موجود ملازمین کی تعداد میں آٹھ گنا اضافہ درکار ہوگا۔

(د) سرکاری جنگلات سے عمارتی لکڑی 15 فیصد اور بالن کی 10 فیصد ضروریات پوری ہوتی ہیں۔ اسی طرح پرائیویٹ زمینوں سے عمارتی لکڑی کی ضروریات کا 50 فیصد اور بالن کا 90 فیصد حاصل ہوتا ہے جبکہ 35 فیصد عمارتی لکڑی درآمد کی جاتی ہے۔ صوبہ میں کاغذ میں استعمال ہونے والی لکڑی مکمل طور پر پرائیویٹ زمینوں پر کاشت ہونے والے درختوں سے پوری کی جاتی ہے۔

لکڑی و بالن کی بڑھتی ہوئی ضروریات کو پورا کرنے کے لئے محکمہ جنگلات نہ صرف سرکاری جنگلات پر ہر سال شجر کاری کر رہا ہے بلکہ پرائیویٹ زمینوں پر بھی ترقیاتی منصوبوں کے تحت درختوں کی تعداد کو بڑھا رہا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ ملک میں آج تک لکڑی و بالن کی کمی واقع نہ ہوئی ہے۔

پنجاب میں پرائیویٹ فش ہیچریز کی تعداد اور تربیتی کورسز سے متعلقہ تفصیلات

50: چودھری اشرف علی: کیا وزیر جنگلات، جنگلی حیات و ماہی پروری ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) اس وقت صوبہ میں سرکاری اور پرائیویٹ فش ہیچریز کی تعداد کتنی ہے اور یہ کہاں کہاں پر ہیں؟

(ب) مذکورہ ہیچریز سے کتنا فش سیڈ حاصل ہو رہا ہے اور یہ کن کن صوبوں اور علاقوں کو سپلائی کیا جارہا ہے؟

(ج) کیا محکمہ ماہی پروری فش بریڈنگ کے شعبے میں تربیتی کورسز کا بھی انعقاد کرتا ہے اگر ہاں تو یہ کورسز کن شہروں میں کن شرائط پر کروائے جارہے ہیں اور ان کورسز کا دورانیہ کیا ہے۔ تفصیلات سے آگاہ فرمائیں؟

وزیر جنگلات، جنگلی حیات و ماہی پروری (جناب محمد سبطین خان):

(الف) صوبہ پنجاب میں کل 19 درج ذیل سرکاری فش ہیچریز ہیں:

(i)

1-	فش سیڈ ہیچری بہاولپور	2-	فش سیڈ ہیچری چھناواں، ضلع گوجرانوالہ
3-	فش سیڈ ہیچری، فیصل آباد	4-	سنٹرل فش سیڈ ہیچری، لاہور
5-	فش سیڈ ہیچری میاں چنوں، ضلع خانیوال	6-	فش سیڈ ہیچری، ضلع راولپنڈی
7-	فش سیڈ ہیچری، ضلع رحیم یار خان	8-	مہاشیر فش ہیچری، گڑیالہ ضلع اٹک
9-	ٹراؤٹ ہیچری، مری	10-	فش سیڈ ہیچری، کلر کہار
11-	فش بائیوڈائیورسٹی ہیچری، چشمہ ضلع میانوالی	12-	فش سیڈ نرسنگ فارمز، فاروق آباد، ضلع شیخوپورہ
13-	فش سیڈ نرسنگ فارمز، کوٹلی آرائیاں، سیالکوٹ	14-	فش سیڈ نرسنگ فارمز، پیرووال، ضلع خانیوال
15-	فش سیڈ نرسنگ فارمز، مظفر گڑھ، ضلع مظفر گڑھ	16-	فش سیڈ نرسنگ فارمز، فتح جھنگ، ضلع اٹک
17-	فش سیڈ نرسنگ فارمز، پیر محل، ضلع ٹوبہ ٹیک سنگھ	18-	فش سیڈ نرسنگ فارمز، شاہ پور، ضلع سرگودھا
19-	فش سیڈ نرسنگ فارمز، حاصل پور، ضلع بہاولپور		

(i) اس وقت صوبہ پنجاب میں کل 53 پرائیویٹ فش ہیچریز ہیں۔

1- امین فش سیڈ ہیچری، بہاولنگر

2- میاں خالد فش سیڈ ہیچری

3- ایم اسلم فش سیڈ ہیچری

4- جی-اے سی فش سیڈ ہیچری، بیدیاں روڈ، لاہور

5- سرگودھا فش سیڈ ہیچری، چک 52 شمالی سرگودھا

6- نوید احمد ولد مختار احمد، فش سیڈ ہیچری چک نمبر 40 گ ب تحصیل جڑانوالہ،

7- محمد ندیم فش ہیچری، چک نمبر 40 گ ب تحصیل جڑانوالہ

8- محمد علیم گجر، فش سیڈ ہیچری، چک نمبر 38

9- محمد ارشد فش سیڈ ہیچری، چک 21/213

10- رضاالله فش سیڈ ہیچری، چک نمبر 231 جڑانوالہ

11- وقار احمد فش ہیچری، چک نمبر 167، تحصیل سمندری،

12- عمر فش ہیچری، راجن پور

13- لوکل فش ہیچری، مظفر گڑھ

14- اللہ دتہ فش ہیڈ ہیچری، مظفر گڑھ

15- قریش فش سیڈ ہیچری، مظفر گڑھ

16- بسم اللہ فش سیڈ ہیچری، ڈی جی خان

17- حاجی اسماعیل فش سیڈ ہیچری، ڈی جی خان

18- ہمالیہ فش سیڈ ہیچری، مریدکے

19- لیاقت ڈار فش ہیچری، مریدکے

20- گجر فش ہیچری، مریدکے

21- اعظم بخش فش ہیچری، چک نمبر 46، مریدکے

22- ملک اختر فش ہیچری، مریدکے

23- ساجد مراد فش ہیچری، کھوڑی مریدکے

24- حاجی فہیم، فش سیڈ ہیچری، متی تل روڈ، ملتان

25- چٹھہ فش سیڈ ہیچری، حضرت کیلانوالہ، تحصیل وزیرآباد، ضلع گوجرانوالہ

26- مہران فش سیڈ ہیچری، تبولی، تحصیل کاموںکی، ضلع گوجرانوالہ

27- عمر عبداللہ، فش ہیچری، حضرت کیلانوالہ، تحصیل وزیرآباد، ضلع گوجرانوالہ

28- عبدالقیوم فش سیڈ ہیچری، رسول نگر، تحصیل وزیرآباد، ضلع گوجرانوالہ

29- منشر چٹھہ، فش سیڈ ہیچری، تحصیل وزیرآباد، ضلع گوجرانوالہ

30- ممتاز فش سیڈ ہیچری، رسول نگر، تحصیل وزیرآباد، ضلع گوجرانوالہ

31- ملک ارشد علی، فش سیڈ ہیچری، علی پور چٹھہ، تحصیل وزیرآباد، ضلع گوجرانوالہ

32- محمد سرور، فش سیڈ ہیچری کوٹ ہارا، تحصیل وزیرآباد، ضلع گوجرانوالہ

33- زاہد شریف ساہی، فش سیڈ ہیچری صودرا، تحصیل وزیرآباد، ضلع گوجرانوالہ

34- اسلم فش سیڈ ہیچری، کوٹ ہارا، تحصیل وزیرآباد، ضلع گوجرانوالہ

35- بٹ فش سیڈ ہیچری، منڈیالہ چٹھہ، تحصیل وزیرآباد، ضلع گوجرانوالہ

36- دانش فش سیڈ ہیچری کیلانوالہ، تحصیل وزیرآباد، ضلع گوجرانوالہ

37- اظہر فش سیڈ ہیچری، کوٹ ہارا، تحصیل وزیرآباد، ضلع گوجرانوالہ

38- احمد فش ہیچری، مرالی والہ، ضلع گوجرانوالہ

39- السید فش سیڈ ہیچری، کیلانوالہ، تحصیل وزیرآباد، ضلع گوجرانوالہ

40- میاں فش سیڈ ہیچری، علی پور چٹھہ، تحصیل وزیرآباد، ضلع گوجرانوالہ

41- گھٹ فش سیڈ ہیچری، کوٹ ہارا، تحصیل وزیرآباد، ضلع گوجرانوالہ

42- الغازی فش سیڈ ہیچری، کوٹ ہارا، تحصیل وزیرآباد، ضلع گوجرانوالہ

43- چدھڑ فش سیڈ ہیچری، کولوتارڑ، تحصیل و ضلع حافظ آباد

44- بٹ فش سیڈ ہیچری، رام کے چٹھہ، تحصیل و ضلع حافظ آباد

45۔ راجپوت فش سیڈ ہیچری، رام کے چٹھہ، تحصیل و ضلع حافظ آباد

46۔ ہنجرا فش سیڈ ہیچری، رام کے چٹھہ، تحصیل و ضلع حافظ آباد

47۔ رحمان فش سیڈ ہیچری، میاں گاجر گولا، سویاں والا، تحصیل و ضلع حافظ آباد

48۔ جواد فش سیڈ ہیچری لسوڑی، تحصیل پھالیہ، ضلع منڈی بہاؤالدین

49۔ تاڑر فش سیڈ ہیچری، گگو کی، تحصیل پھالیہ، ضلع منڈی بہاؤالدین

50۔ علی فش سیڈ ہیچری، چک کمال، تحصیل پھالیہ، ضلع منڈی بہاؤالدین

51۔ عثمان فش سیڈ ہیچری، گڈو سلطان، تحصیل پھالیہ، ضلع منڈی بہاؤالدین

52۔ بھگٹ فش سیڈ ہیچری، بھگٹ تحصیل پھالیہ، ضلع منڈی بہاؤالدین

53۔ میاں فش سیڈ ہیچری، کوٹلی افغان، تحصیل و ضلع منڈی بہاؤالدین

54۔ کمبوہ فش سیڈ ہیچری، نزد شہیداں والی، اطراف RQ لنک، تحصیل و ضلع منڈی بہاؤالدین

(ب)

(i) جون 2018 تک ان مندرجہ بالا 19 سرکاری ہیچریز سے 92.416 ملین فش سیڈ حاصل کیا گیا۔ یہ فش سیڈ پنجاب کے تمام ڈسٹرکٹس اور صوبہ بلوچستان، صوبہ خیبر پختونخوا اور صوبہ سندھ کو سپلائی کیا جاتا ہے۔

(ii) صوبہ پنجاب میں کل 53 پرائیویٹ فش ہیچریز ہیں اور ان سے جون 2018 تک ان مندرجہ بالا پرائیویٹ ہیچریز سے تقریباً 81.00 ملین فش سیڈ حاصل کیا گیا۔ ان ہیچریوں سے فش سیڈ پنجاب کے تمام اضلاع اور صوبہ بلوچستان، صوبہ خیبر پختونخوا اور صوبہ سندھ کو سپلائی کیا جاتا ہے۔

(ج) محکمہ ہٰذا میں ہر سال فش فارمرز حضرات کے لئے لاہور، راولپنڈی اور بہاولپور میں چار چار کورسز کروائے جاتے ہیں۔ جن میں فارمرز حضرات کی تکنیکی تعلیم کے علاوہ عملی تربیت کا بھی اہتمام کیا جاتا ہے۔ ان تربیتی کورسز کے دوران مچھلی کی افزائش نسل پر خصوصی توجہ دی جاتی ہے اور مچھلی کے بریڈنگ سیزن میں فارمرز کو مچھلی کی مصنوعی نسل کشی پر عملی تربیت بھی دی جاتی ہے۔ ان کورسز کا دورانیہ تین دن سے لے کر ایک ہفتہ تک ہوتا ہے اور یہ بلامعاوضہ کروائے جاتے ہیں نیز اس دوران ان کے لئے رہائش کا بھی فری بندوبست ہوتا ہے۔

صوبہ میں درخت لگانے سے متعلقہ تفصیلات

339: محترمہ عشرت اشرف: کیا وزیر جنگلات، جنگلی حیات و ماہی پروری ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

صوبہ بھر میں کتنے درخت لگائے جارہے ہیں اور ہر ضلع میں کتنے درخت لگائے جائیں گے؟

وزیر جنگلات، جنگلی حیات وماہی پروری (جناب محمد سبطین خان):

سال19-2018کے دوران ذخیرہ کی شکل میں19950ایکڑ رقبہ پر14483700 پودے لگائے جائیں گے۔ اسی طرح برلب سڑکات 806ایونیو میل پر403000 پودے قطاروں کی شکل میں لگائے جائیں گے۔ اس طرح دوران سال19-2018، کل14886700پودے لگائے جائیں گے۔

ہر ضلع میں لگائے جانے والے پودوں کی تفصیل درج ذیل ہے:

نام اضلاع	تعداد پودہ جات
لاہور	36300
قصور	376068
ننکانہ / شیخوپورہ	0
اوکاڑہ	323070
فیصل آباد	593142
جھنگ	322344
گوجرانوالہ	72600
گجرات	850872
سیالکوٹ	438504
چکوال	2172192

بھکر	363000
RMڈی.جی.خان	127050
سلواڈ ڈویژن فیصل آباد	43560
راولپنڈی نارتھ	1308910
مری	292900
اٹک	275880
راولپنڈی ساؤتھ	440600
جہلم	55464
چکوال	659044
سرگودھا	99300
خوشاب	560968
میانوالی	502526
بھکر	1141800
ملتان	802498
چیچہ وطنی	420354
ساہیوال	108900
ڈی.جی.خانDiv	0
راجن پور	72600
مظفر گڑھ	123900
لیّہ	1131108
بہاولپورLSNP	803164
بہاولنگر	72600
رحیم یار خان	254100
لال سوہانرہDiv	41382
ٹوٹل پودہ جات	14886700

نوٹ: ایک فارسٹ ڈویژن ایک سے زیادہ اضلاع پر مشتمل ہے تو تمام اضلاع شجرکاری کی تعداد متعلقہ ڈویژن میں شامل کر دی گئی ہے۔

جناب سپیکر: ملک خالد محمود! آپ توجہ دلاؤ نوٹس سے پہلے پوائنٹ آف آرڈر پر بات کر لیں۔

وزیر پبلک پراسیکیوشن (چودھری ظہیر الدین): جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: چودھری ظہیر الدین! اُن کو بات کر لینے دیں۔

ملک خالد محمود بابر: جناب سپیکر! میں آپ کا شکر گزار ہوں کیونکہ میرے حلقے کا ایک اہم اور فوری توجہ کا مسئلہ ہے۔ میرے حلقے میں ایک علاقہ ہتیجی ہے جہاں پر آپ بطور وزیر اعلیٰ تشریف لائے تھے اور وہاں جلسہ بھی کیا تھا۔ وہاں سابقہ حکومت کے وزیر اعلیٰ نے ایک سکول دیا تھا۔ وہاں ہتیجی میں گرلز مڈل سکول تھا جس کو ہائی سکول کا درجہ دیا گیا۔ چونکہ وہاں پر ایک ڈگری گرلز کالج موجود ہے جس کی نرسری کے لئے محکمے نے ہائی سکول نہیں دیا۔ کالج کے لئے بچیوں کی نرسری کی اشد ضرورت تھی اس لئے ڈیڑھ دو سال وہاں پر ہائی سکول چلتا رہا لیکن اس نئے پاکستان کی حکومت نے ہمارے علاقے کی بچیوں کے ساتھ یہ زیادتی کی ہے کہ ہائی سکول کو ختم کر کے پھر مڈل سکول بنا دیا ہے۔ وہاں ڈگری کالج کے لئے بچیوں کی نرسری بہت ضروری ہے اس لئے میں آپ کے توسط سے حکومتِ وقت سے یہ سوال کرنا چاہتا ہوں کہ علاقے کے ساتھ اتنی بڑی زیادتی کیوں ہو رہی ہے لہٰذا حکومت اس پر فوری توجہ دے اور میرے حلقے کے لوگوں کو اس کا جواب چاہئے؟

جناب سپیکر: جی، آپ کی بات آ گئی ہے لیکن اس کا ایک طریق کار ہے لہٰذا آپ تحریک التوائے کار دیں پھر متعلقہ منسٹر جواب دیں گے۔ اب یہاں پر متعلقہ منسٹر بھی نہیں ہیں اس لئے آپ تحریک التوائے کار جمع کروائیں تو اس کا جواب ضرور آ جائے گا۔ آپ آج ہی جمع کروا دیں۔

محترمہ عظمیٰ زاہد بخاری: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

وزیر پبلک پراسیکیوشن (چودھری ظہیر الدین): جناب سپیکر! مجھے آپ نے ٹائم دینا تھا۔

جناب سپیکر: چودھری ظہیر الدین! ایک سیکنڈ ذرا اُن کو بات کر لینے دیں۔

محترمہ عظمیٰ زاہد بخاری: جناب سپیکر! بہت شکریہ۔ آپ نے پچھلے کچھ ادوار میں یہ ثابت کیا ہے کہ جب بھی عوامی مفاد کی بات ہو تو وہ بات کی بھی جا سکتی ہے اور سنا بھی جاتا ہے۔

جناب سپیکر! میں ایک اہم مسئلے کے حوالے سے تحریک التوائے کار جمع کروا چکی ہوں جو سرکاری ہسپتالوں کے متعلق ہے۔ 18۔ فروری کا ایک نوٹیفکیشن ہے جس میں پیتھالوجی لیب سے لے کر تمام ٹرٹیسٹ، آپریشن اور ہر چیز کے ریٹس میں 100 فیصد سے زیادہ اضافہ کیا گیا ہے جس سے عوام کے اندر بہت زیادہ بے چینی اور تشویش ہے۔ اگر اس issue کے متعلق ہاؤس کے اندر

بات نہیں ہو گی تو ہم پنجاب کے نمائندے چاہے حکومتی یا اپوزیشن کی side سے ہیں تو عوام کے مسائل کیسے حل ہوں گے؟

جناب سپیکر! کہا جاتا تھا کہ سب سے زیادہ ہسپتال reform کئے جائیں گے، عام آدمی کو ادویات اور علاج کی سہولیات ملیں گی لیکن وہ اس وقت پنجاب کے اندر ناپید ہیں۔

جناب سپیکر: محترمہ! کیا اس حوالے سے آپ کی تحریک التوائے کار آئی ہوئی ہے؟

محترمہ عظمیٰ زاہد بخاری: جناب سپیکر! میں تحریک التوائے کار جمع کروا چکی ہوں۔

جناب سپیکر: چلیں، وہ take up کر لیں گے۔

محترمہ عظمیٰ زاہد بخاری: جناب سپیکر! میری جتنی بھی چیزیں ہیں وہ kill کر دی جاتی ہیں لیکن یہ بہت اہم معاملہ ہے۔

جناب سپیکر: جی، میں نے آپ کی تحریک التوائے کار کے متعلق کہہ دیا ہے تو انشاء اللہ وہ آجائے گی۔

جناب خلیل طاہر سندھو: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔ بہت اہم بات ہے جو پوری minorities کے حوالے سے ہے۔

جناب سپیکر: آپ تشریف رکھیں۔

توجہ دلاؤ نوٹس

جناب سپیکر: اب ہم توجہ دلاؤ نوٹس لیتے ہیں۔ پہلا توجہ دلاؤ نوٹس نمبر 117 محترمہ راحیلہ نعیم کا ہے۔ جی، اسے پیش کریں۔

محترمہ راحیلہ نعیم: جناب سپیکر! شکریہ

لاہور: مصری شاہ میں شفیق نامی شہری کا قتل

117: محترمہ راحیلہ نعیم: کیا وزیر اعلیٰ از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) کیا یہ درست ہے کہ ٹی وی چینل "لاہور رنگ" مورخہ 27۔فروری 2019 کی خبر کے مطابق لاہور کے علاقہ مصری شاہ میں معمولی تلخ کلامی پر نامعلوم افراد نے اندھا دھند فائرنگ کرکے شفیق نامی شہری کو قتل کر دیا اور اس کے بھائی کو شدید زخمی کر دیا؟

(ب) کیا اس واقعہ کا مقدمہ درج کر لیا گیا ہے، اگر ہاں تو کس تھانہ میں درج کیا گیا ہے اور کیا کسی ملزم کی گرفتاری عمل میں لائی گئی ہے، مکمل تفصیلات سے آگاہ کیا جائے؟

جناب سپیکر: جی، وزیر قانون!

وزیر قانون و پارلیمانی امور/لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ (جناب محمد بشارت راجا): جناب سپیکر! شکریہ۔ یہ درست ہے کہ وقوعہ ہوا جس کی باقاعدہ طور پر ایف آئی آر درج کر لی گئی ہے۔ اس وقت ایف آئی آر کے مطابق محمد شکیل ولد محمد بوٹا، شہباز عرف ججا ولد محمد بوٹا، علی ولد آباد علی، حسن ولد آباد علی چار ملزمان نامزد ہیں اور دو نامعلوم ہیں۔ ان کی وجہ عناد یہ تھی کہ ان کا آپس میں پیسوں کا لین دین تھا جس پر معمولی جھگڑا ہوا اور بعد ازاں یہ واقعہ رونما ہوا۔ تھانہ گجر پورہ میں اس کی ایف آئی آر درج کی گئی ہے۔ تمام ملزمان کے موبائل فون کی CDR حاصل کی گئی ہے اور ان کے ملک سے باہر فرار ہونے کو روکنے کے لئے ایف آئی اے کو بھی تحرک کیا گیا ہے۔ سیف سٹی سے ملزمان کی تصاویر بھی لے لی گئی ہیں۔

جناب سپیکر! میں نام نہیں لینا چاہوں گا لیکن ہم نے تین لوگوں کو شامل تفتیش بھی کیا ہوا ہے لیکن انشاء اللہ تعالیٰ بہت جلد باقی ملزمان کو بھی گرفتار کر لیا جائے گا اور گرفتار کرنے کے بعد مقدمے کو یکسو کر کے عدالت میں چالان پیش کیا جائے گا۔

جناب سپیکر: ٹھیک ہے۔ محترمہ! اس کو already جناب محمد بشارت راجا نے خود take up کیا ہے تو انشاء اللہ اس پر ضرور action ہو گا۔ اگلا توجہ دلاؤ نوٹس نمبر 118 جناب محمد ارشد ملک کا ہے۔ جی، اسے پیش کریں۔

ساہیوال: اڈا گیمبر میں ڈکیتی کی واردات

118: جناب محمد ارشد ملک: کیا وزیر اعلیٰ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) کیا یہ درست ہے کہ ٹی وی چینلز "سماء" اور "جیو" نیوز مورخہ 25- فروری 2019 کی خبر کے مطابق تھانہ یوسف والا اڈا گیمبر ضلع ساہیوال کے قریب ڈکیتی کی واردات میں پاکستان پبلک سکول کی پرنسپل نبیلہ کوثر سے نامعلوم موٹر سائیکل سواروں نے تین لاکھ آٹھ ہزار روپے چھین لئے؟

(ب) واقعہ ہذا کی بابت کی جانے والی پولیس کی کارروائی کی مکمل تفصیلات سے آگاہ کریں۔

جناب سپیکر: جی، وزیر قانون!

وزیر قانون و پارلیمانی امور/لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ (جناب محمد بشارت راجا): جناب سپیکر! شکریہ۔ معزز ممبر نے جس واقعہ کی نشاندہی کی ہے یہ درست ہے کہ یہ واقعہ رونما ہوا ہے اور اس کے متعلق ایف آئی آر نمبر 101/19 مورخہ یکم مارچ 2019 بجرم 382 تھانہ یوسف والا درج ہو چکا ہے۔ ملزمان کی گرفتاری کے لئے تحرک کیا جا رہا ہے اور انشاء اللہ تعالیٰ امید ہے کہ بہت جلد ملزم trace کر لئے جائیں گے۔

جناب محمد ارشد ملک: جناب سپیکر! صرف یہ گزارش ہے کہ چونکہ متاثرہ غریب فیملی ہے جو اپنی بیٹی کی شادی کا جہیز بنانے کے لئے کچھ چیزیں فروخت کر کے پیسے اکٹھے کر کے شاپنگ کرنے جا رہے تھے کہ ان کے ساتھ یہ وقوعہ ہوا لہٰذا مہربانی کر کے time limit کروا دیں تاکہ ان کی ریکوری ہو جائے۔

جناب سپیکر: جناب محمد بشارت راجا! اس حوالے سے آپ ایک دفعہ ڈی پی او سے بھی بات کر لیں کہ وہ ذاتی طور پر ان کی جلدی ریکوری کروا دیں۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور/لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ (جناب محمد بشارت راجا): جناب سپیکر! جی، ٹھیک ہے۔

جناب محمد ارشد ملک: جناب سپیکر! شکریہ

جناب سپیکر: توجہ دلاؤ نوٹس ختم ہوتے ہیں۔

تحاریک التوائے کار

جناب سپیکر: اب ہم تحاریک التوائے کار شروع کرتے ہیں۔ پہلی تحریک التوائے کار نمبر 29/19 جناب محمد ارشد ملک اور ملک ندیم کامران صاحبان کی ہے جو تحریک التوائے کار پڑھی جا چکی ہے جو کہ pending تھی کیونکہ غالباً اس وقت منسٹر صاحب موجود نہیں تھے۔ آج چونکہ وزیر خوراک موجود ہیں تو وہ اس کا جواب دیں گے۔ جی، منسٹر صاحب!

لاکھوں میٹرک ٹن گندم کھلے آسمان تلے پڑے ہونے کا انکشاف

(---جاری)

وزیر خوراک (جناب سمیع اللہ چودھری): جناب سپیکر! شکریہ۔ گزارش یہ ہے کہ اگست کے شروع میں ہمارے پاس تقریباً 7.25 ملین میٹرک ٹن گندم کے ذخائر موجود تھے اور الحمدللہ یہ پاکستان کی تاریخ میں سب سے زیادہ اور سب سے بڑے ذخائر تھے۔ اس وقت جب میں بات کر رہا ہوں تو ہم نے تقریباً 4.4 ملین میٹرک ٹن گندم کے stock release کر دیئے ہیں اور اپریل کی آٹھ یا دس تاریخ تک ہمارے پاس صرف فوڈ سکیورٹی کی گندم رہ جائے گی۔ الحمدللہ ہم اس بحران سے نکل گئے ہیں، کہیں کھپر انہیں لگا اور تمام پرانا stock release ہو چکا ہے۔

جناب سپیکر! اس وقت صرف پچھلے سال کی گندم بچی ہوئی ہے اور وہ بھی ہم نے اپریل کی آٹھ یا دس تاریخ کو 1.5 یعنی پندرہ لاکھ میٹرک ٹن گندم فوڈ سکیورٹی کے لئے رکھنی ہے۔ اس کے بعد نیا سیزن آجائے گا اور میرا خیال ہے کہ اگر ہم نئی procurement کے اوپر بات کریں تو یہ زیادہ مناسب ہو گا۔ الحمدللہ ہم اس بحران سے نکل چکے ہیں کیونکہ ہمارے اوپر ایک huge اور بہت بڑا بوجھ تھا جس سے اللہ تعالیٰ نے ہمیں سرخرو کیا ہے اور وہ بوجھ ہم اتار چکے ہیں۔

جناب محمد ارشد ملک: جناب سپیکر! میں آپ کی توجہ اور ہاؤس کی توجہ دلانا چاہتا ہوں کہ منسٹر صاحب نے جو اعداد و شمار بتائے ہیں یہ اس ایوان کے، اس ہاؤس کے اور اس پنجاب کے شاید نہیں بتائے۔ آپ اس کے facts & figures منگوا لیں تو جو میں نے گزارش کی ہے اس سے زیادہ stocks بچیں گے، کم نہیں بچیں گے۔ یہاں پر point scoring مقصد نہیں ہے بلکہ ہمارے زمیندار اور کسان کی بہتری کے لئے بات کی ہے کیونکہ ان کی آنے والی جو فصل ہے اور وہ جو دربدر رُلتے پھرتے ہیں تو ہم یہ چاہتے ہیں کہ یہ جو ریاست مدینہ اور یہ جو نیا پاکستان ہے اس میں

ان لوگوں کو آسائش مل سکے اس کے لئے گوداموں کا خالی ہونا اورavailability of space ہونا بہت ضروری ہے۔

جناب سپیکر! میں یہ ذمہ داری سے گزارش کرتا ہوں کہ میری اس تحریک کو کمیٹی کے سپرد کر دیں تو میں آپ کوfacts & figures کے ساتھ بتاؤں گا کہ ان کے پاس10۔ اپریل تک 22لاکھ میٹرک ٹن گندم کے ذخائر جو میں نے گزارش کی ہے، اس سے زیادہ بچیں گے اور کم نہیں بچیں گے۔ ان کا یہ بھی کہنا کہ stocks محفوظ ہیں یہ بالکلfake اور بے بنیاد گفتگو ہے کیونکہ ان کے stocksکو سسری کھپرا اور گھن لگ چکا ہے۔ حکومت پنجاب، ہمارے tax payers اور بنکوں کے سود کا جو پیسا ہے، یہ اس کی وجہ سے stocksہیں۔ ان کی ایکسپورٹ پر کوئی نظر نہیں ہے جس کی وجہ سے ایکسپورٹ رُکی ہوئی ہے۔ یہ بنکوں کو تو mark upدے رہے ہیں کیونکہ آپ بھی اس بزنس کو سمجھتے ہیں اس لئے میری گزارش ہے کہ اسے کمیٹی کے سپرد کیا جائے۔

جناب سپیکر: منسٹر صاحب! فوڈ سکیورٹی کے لئے Blue bookکی بات کی ہے تو کتنی گندم آپ فوڈ سکیورٹی کے لئے رکھتے ہیں؟

وزیر خوراک (جناب سمیع اللہ چودھری): جناب سپیکر! ہمیں فوڈ سکیورٹی کے لئے دو ملین میٹرک ٹن گندم چاہئے ہوتی ہے لیکن میں یہ عرض کروں گا کہ جس وقت یہ ذخائر جمع کئے جا رہے تھے، گندم کی جب ایک huge quantity collectکی جا رہی تھی تو اس وقت میرے معزز پارلیمنٹیرین کو کیوں نہیں خیال آیا؟

جناب سپیکر! گزارش یہ ہے کہ 447۔ ارب روپے کا ہم قرضہ لے کر بیٹھے ہوئے تھے جس میں سے 45۔ ارب روپےmark upکی مد میں دے چکے ہیں جو مجھے افسوس کے ساتھ یہ کہنا پڑ رہا ہے اور ہم تو کام بہتر کر رہے ہیں جسے ان کو appreciate کرنا چاہئے۔ اس میں 205۔ ارب روپے سبسڈی کا ہے جو کہ ہمارے لئے عذاب بنی ہوئی ہے اور یہ جو 447۔ ارب روپے میں سے 205۔ ارب روپے سبسڈی کا involveہے جو کہ انہوں نے دی، بے تحاشا دی اور ایسے سمجھ کے دی کہ شاید یہ پیسا ذاتی ہو لیکن میری یہ گزارش ہے کہ یہ figures calculator نکال کر بیٹھ

جائیں تو میں floor پر کھڑے ہو کر یہ دعویٰ کر رہا ہوں اور ان کی معلومات میں اضافہ کرنا چاہتا ہوں۔

جناب سپیکر! یہ جو کہہ رہے ہیں ناں کہ اپریل کے آخر تک نہیں بچے گا تو آپ ہماری روزانہ کی releases اُٹھا کر دیکھ لیں اور ریکارڈ منگوا لیں کیونکہ ہاؤس کے سامنے تو ساری چیز open ہے اور آپ ریکارڈ طلب کریں۔ اگر میری بات غلط ہو تو میں جرم دار اور اگر موصوف پارلیمنٹیرین بھائی غلط بیانی سے کام لے رہے ہوں تو پھر انہیں معذرت کرنی چاہئے۔ شکریہ

جناب سپیکر: میرا خیال ہے کہ منسٹر صاحب کی بات صحیح ہے۔ جناب محمد بشارت راجا کی سربراہی میں already ایک کمیٹی بنی ہوئی ہے تو جناب محمد بشارت راجا! آپ سارے figures منگوا لیں کیونکہ اب ہم اُس موڑ سے آگے کی طرف جا رہے ہیں کیوں یہ عام بات چل رہی ہے۔ اتنی دیر سے گندم پڑی ہو گی تو اُس میں سے کافی خراب بھی ہو گئی ہو گی، کافی کم ہو گئی ہو گی۔

میرے خیال میں آپ کی سربراہی میں جو ایک کمیٹی بنی ہوئی ہے اُس میں ان چیزوں کو بھی ضرور منگوا کر اس لئے دیکھ لیں کہ کہیں یہ ہمارا نقصان تو نہیں ہو رہا؟ اب تو ذمہ داری موجودہ حکومت کی ہے اور وہ بھی پتا چل جائے گا کہ کون قصور وار ہے اور اب کیا situation ہے۔ یہ نہ ہو کہ ابھی گودام خالی نہ ہو رہے ہوں، غلط figures آ رہی ہوں اور پھر یہ بھی ہمارے لئے alarming ہے کہ یہ نئی فصل کے لئے اگر جگہ نہیں ہو گی اور نہ ہمارے پاس کوئی انتظام ہو گا تو پھر کسانوں کا وہی حال ہو گا جو ہوتا رہا ہے۔ جناب محمد بشارت راجا آپ پھر اس معاملے کو کمیٹی میں a week sort out within کر لیں۔

جناب محمد ارشد ملک: جناب سپیکر! میں آپ کے توسط سے ایک بات کرنا چاہتا ہوں کہ کتنا سٹاک ہونا چاہئے۔۔۔

جناب سپیکر: جناب محمد ارشد ملک! بس اب بات ہو گئی ہے اب ساری بات میٹنگ میں آ جائے گی۔

جناب محمد ارشد ملک: جناب سپیکر! منسٹر صاحب نے جو بھی اپنی گفتگو فرمائی وہ floor پر موجود ہے۔ منسٹر صاحب سے گزارش ہے کہ یہ رونے دھونے سے باہر نکل آئیں میں انہیں چیلنج کرتا ہوں

کہ انہوں نے دو ملین کی بات کی ہے یہ مجھے Blue book کا فارمولا بتائیں کہ کتنی population کو کتنا ضرب دیں گے اور کتنے اُس کے اوپر۔۔۔

جناب سپیکر: جناب محمد ارشد ملک! وہ میٹنگ اسی لئے رکھی ہے۔

جناب محمد ارشد ملک: جناب سپیکر! منسٹر صاحب کو چاہئے کہ یہ اب رونے دھونے سے باہر نکل آئیں میں گورنمنٹ سے اپنے زمینداروں کے لئے، کسانوں کے لئے وہ space دلوانا چاہتا ہوں تاکہ جو ہمارے زمیندار ہیں، کسان ہیں وہ باعزت طریقے سے اپنی گندم کو گورنمنٹ کے پاس فروخت کر سکیں۔

وزیر خوراک (جناب سمیع اللہ چودھری): جناب سپیکر! چار سالوں کا پرانا سٹاک۔۔۔

جناب سپیکر: منسٹر صاحب! اب بات ہوگئی ہے۔ اب اگلی تحریک التوائے کار نمبر 19/83 ہے۔ یہ محترمہ نیلم حیات ملک کی ہے۔ وہ اسے پڑھ دیں۔

لاہور و دیگر شہروں میں پارکنگ کے نام پر ٹھیکیداروں کی لوٹ مار

محترمہ نیلم حیات ملک: جناب سپیکر! میں یہ تحریک پیش کرتی ہوں کہ اہمیت عامہ رکھنے والے ایک اہم اور فوری نوعیت کے مسئلہ کو زیر بحث لانے کے لئے اسمبلی کی کارروائی ملتوی کر دی جائے۔ مسئلہ یہ ہے کہ پنجاب کے بڑے بڑے شہر خصوصاً لاہور شہر میں پارکنگ (گاڑیوں) کے نام پر جو لوٹ مار ہو رہی ہے، کیا ہسپتال ہوں، پلازے ہوں اور مارکیٹیں ہوں، جتنا بڑا مافیا اتنا بڑا غنڈا ٹیکس وصول کیا جا رہا ہے۔

جناب سپیکر! براہ مہربانی ان بے لگام گھوڑوں کو لگام ڈالی جائے، کئی تو illegal پارکنگ فیس بھی لے رہے ہیں۔ ان پارکنگ کے ٹھیکیداروں کا کریک ڈاؤن کیا جائے لہٰذا استدعا ہے کہ میری تحریک کو باضابطہ قرار دے کر اس پر ایوان میں بحث کی اجازت دی جائے۔

جناب سپیکر: جی، جناب محمد بشارت راجا! یہ بھی لوکل گورنمنٹ کے متعلق ہے۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور / لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ (جناب محمد بشارت راجا): جناب سپیکر! اس تحریک التوائے کار کا جواب موصول نہیں ہوا لہٰذا اس تحریک التوائے کار کو pending فرمادیں۔

جناب سپیکر: جی، اس تحریک التوائے کار کا جواب نہیں آیا لہٰذا اس تحریک التوائے کار کو pending کیا جاتا ہے۔ اگلی تحریک التوائے کار نمبر 19 / 93 محترمہ عظمیٰ زاہد بخاری کی ہے۔ جی، محترمہ! اسے پڑھ دیں۔

صوبہ کے سرکاری ہسپتال فنڈز نہ ملنے پر بدترین مالی بحران کا شکار

محترمہ عظمیٰ زاہد بخاری: جناب سپیکر! میں یہ تحریک پیش کرتی ہوں کہ اہمیت عامہ رکھنے والے ایک اہم اور فوری نوعیت کے مسئلہ کو زیر بحث لانے کے لئے اسمبلی کی کارروای ملتوی کر دی جائے۔ مسئلہ یہ ہے کہ ٹی وی چینل لاہور نیوز کی خبر کے مطابق لاہور سمیت پنجاب بھر کے سرکاری ہسپتال بدترین مالی بحران کا شکار ہیں۔ ہسپتالوں میں ادویات کی قلت ہے جبکہ ہسپتالوں کو تیسری قسط بھی ادا نہیں کی جا سکی۔ سٹی سکین اور ایم آر آئی جیسی مشینیں خراب پڑی ہیں۔ بجٹ نہ ہونے کی وجہ سے سرکاری امور بھی متاثر ہو رہے ہیں۔ مریض مہنگے ٹیسٹ باہر سے کروانے پر مجبور ہیں۔ اس حوالے سے سرکاری ہسپتالوں کے ایم ایس بھی پریشانی کا شکار ہیں۔ فنڈز کی کمی کے باعث ادویات خریدی گئی ہیں اور نہ ہی بلز کی ادائیگی ہو رہی ہے۔ ہسپتالوں کی انتظامیہ کے ساتھ ساتھ مریض بھی پریشان ہو رہے ہیں لہٰذا استدعا ہے کہ میری تحریک کو باضابطہ قرار دے کر اس پر ایوان میں بحث کی اجازت دی جائے۔

جناب سپیکر: جی، منسٹر صاحبہ! آپ کے پاس یہ تحریک التوائے کار موجود ہے۔

وزیر پرائمری و سیکنڈری ہیلتھ کیئر / سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر و میڈیکل ایجوکیشن (محترمہ یاسمین راشد): جناب سپیکر! جی، بالکل موجود ہے۔ اس حوالے سے عرض یہ ہے کہ لاہور نیوز کی خبر حقیقت پر مبنی نہیں ہے۔ محکمہ سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر و میڈیکل ایجوکیشن کے ماتحت چلنے والے سارے ہسپتال عوام کی دن رات خدمت میں کوشاں ہیں۔ محکمہ صحت نے ان ہسپتالوں میں جدید ترین آلات اور مشینری نصب کر رکھی ہے اور ان حالات کا باقاعدہ ریکارڈ مرتب کیا گیا ہے۔

جناب سپیکر! محکمہ صحت میں جدید ٹیکنالوجی استعمال کرتے ہوئے ہسپتالوں کے تمام چھوٹے بڑے آلات کا کمپیوٹرائزڈ ریکارڈ مرتب کیا ہے جو online dash board پر ہفتہ وار کی بنیاد پر ان آلات وغیرہ کے متعلق معلومات اپ لوڈ کی جاتی ہیں۔ ان کی ہفتہ وار رپورٹ بھی باقاعدگی کے ساتھ مرتب کی جاتی ہے کسی بھی مشین کی خرابی کی رپورٹ آتے ہی محکمہ متعلقہ ہسپتال کو ضروری معاونت فراہم کرتا ہے۔ جناح ہسپتال کی ایم آر آئی مشین کچھ عرصہ سے خراب ہے جس کی وجہ مشین کا پرانا ہونا اور رش کے باعث زیادہ استعمال ہونا ہے محکمہ نے ہسپتال انتظامیہ کو ضروری ہدایات جاری کر دی ہیں اور ایم ایس نے مشین کے جلد ٹھیک ہونے کی یقین دہانی کروائی ہے۔ مشینوں کی مرمت کی مد میں 2019-02-15 تک 19 کروڑ 60 لاکھ 42 ہزار 767 روپے فراہم کئے گئے ہیں جس میں سے اسی تاریخ تک 8 کروڑ 20 لاکھ 40 ہزار 619 روپے خرچ کئے گئے ہیں۔ اس کے ساتھ پھر لیبارٹریز اور ٹیسٹوں کی مد میں 91 کروڑ 38 لاکھ 27 ہزار 565 روپے فراہم کئے گئے ہیں اور اسی تاریخ تک 66 کروڑ 26 لاکھ 90 ہزار 187 روپے خرچ کئے گئے ہیں۔

جناب سپیکر! مزید برآں لاہور سمیت پنجاب بھر کے سرکاری ہسپتال کو ادویات کی مد میں 16۔ ارب 51 کروڑ 77 لاکھ 36 ہزار 687 روپے 2019-02-15 تک فراہم کئے گئے ہیں جس میں سے اس تاریخ تک 8۔ ارب 45 کروڑ 34 لاکھ 58 ہزار 981 روپے خرچ کئے گئے ہیں۔

محترمہ عظمیٰ زاہد بخاری: جناب سپیکر! آپ کی اجازت سے جو جواب محکمہ نے دیا ہے قطعی طور پر میں اُس کو غلط بیانی تو نہیں کہتی لیکن وہ ground realty سے match نہیں کرتا۔

جناب سپیکر! میں اس جواب کو contest کرنا چاہتی ہوں اور دوسرا 18۔ فروری 2019 کو ابھی کچھ دن پہلے ایک نیا نوٹیفکیشن جاری کیا گیا ہے جس کے اندر سو فیصد سے زیادہ ٹیسٹ ہوں، کوئی آپریشن ہوں، میرے پاس اُس نوٹیفکیشن کی کاپی موجود ہے جس کے اندر تمام چیزیں مہنگی کی گئی ہیں۔

جناب سپیکر! میری گزارش ہے یہ سب سے اہم مسئلہ ہے اس پر ایوان میں بحث کرنے کی اجازت دی جائے اور میں یہ چاہتی ہوں کہ محکمہ ہیلتھ کی اس کارکردگی کے اوپر ایوان میں بحث کی جائے اور میں اس جواب کو قطعی طور پر contest کرنا چاہتی ہوں۔

جناب سپیکر! یہ جواب حقیقت سے مطابقت نہیں رکھتا ہے اور یہ صرف لاہور کی بات نہیں ہے، یہ پورے پنجاب کی بات ہے۔ میرا خیال ہے شاید آج کل خبروں سے یا عام عوامی حالت سے منسٹر صاحبہ کی معلومات نہیں ہیں اور پورے پنجاب میں یہ عالم ہے کہ 18۔ فروری کا جو نوٹیفکیشن ہے میں basically تحریک التوائے کار کے ذریعے سے اُس کی بات کرنا چاہتی تھی کہ پہلے تو یہ تھا کہ۔۔۔

جناب سپیکر: محترمہ! آپ کا پوائنٹ آ گیا ہے۔ جی اس تحریک التوائے کار کا جواب آ گیا ہے لہٰذا اس تحریک التوائے کار کو dispose of کیا جاتا ہے۔ محترمہ! آپ بات سنیں کسی دن ہیلتھ ڈیپارٹمنٹ پر discussion رکھیں گے پھر اُس میں آپ بات کر لیجئے گا۔ جی، اگلی تحریک التوائے کار نمبر 106/19 ہے یہ محترمہ شازیہ عابد کی ہے۔

جناب سمیع اللہ خان: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: جی، جناب سمیع اللہ خان! یہ تحریک التوائے کار پیش ہو جانے دیں یہ میں نے پڑھ لی ہے۔ اس کے بعد آپ بات کر لیجئے گا۔ جی، محترمہ شازیہ عابد! اسے پڑھ دیں۔

جام پور اور گوپانگ کالونی میں
سیوریج سسٹم نہ ہونے کی وجہ سے رہائشیوں کو پریشانی کا سامنا

محترمہ شازیہ عابد: جناب سپیکر! میں یہ تحریک پیش کرتی ہوں کہ اہمیت عامہ رکھنے والے ایک اہم اور فوری مسئلہ کو زیر بحث لانے کے لئے اسمبلی کی کارروائی ملتوی کر دی جائے۔ مسئلہ یہ ہے کہ تحصیل جام پور سمیت گوپانگ کالونی پچاس سال سے مسیحا کی منتظر ہے۔ دس ہزار نفوس پر مشتمل کالونی میں سیوریج سسٹم نہ ہونے کی وجہ سے گلیوں میں ہی سیوریج کا پانی جمع ہے جس کی وجہ سے نمازیوں کو مساجد میں جانے میں شدید دشواری کا سامنا کرنا پڑ رہا ہے جبکہ طلبا و طالبات کو سکول جانے میں بھی مشکلات کا سامنا ہے جس کی وجہ سے طلباء و طالبات کی تعلیم میں حرج ہو رہا ہے۔ گلیوں میں سیوریج کا پانی جمع ہونے سے پینے کے پانی میں بدبو آنا شروع ہو گئی ہے۔ سیوریج کے پانی

سے اٹھنے والے تعفن سے لوگ مختلف موذی بیماریوں کا شکار ہو رہے ہیں لہٰذا استدعا ہے کہ میری تحریک کو باضابطہ قرار دے کر اس ایوان میں بحث کرنے کی اجازت دی جائے۔

جناب سپیکر: جی، وزیر قانون!

وزیر قانون و پارلیمانی امور / لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ (جناب محمد بشارت راجا): جناب سپیکر! شکریہ۔ میں گزارش یہ کرنا چاہوں گا کہ محترمہ نے جس مسئلے کی نشاندہی کی ہے وہ درست ہو سکتا ہے مجھے اس سے اختلاف نہیں ہے لیکن میں ان کی خدمت میں عرض کرنا چاہوں گا کہ وہ اس علاقے کو specify کر دیں۔

جناب سپیکر! انہوں نے فرمایا ہے کہ مسئلہ یہ ہے کہ تحصیل جام پور سمیت گوپانگ کالونی، انہوں نے پورے تحصیل کی بھی بات کی اور ایک کالونی کی بھی بات کی ہے۔ اگر یہ specifically کسی ایک جگہ کی نشاندہی کر دیں تو انشاء اللہ تعالیٰ میں ان کو یقین دلاتا ہوں کہ متعلقہ حکام کو ہدایت کی جائے گی کہ وہ اس مسئلے کے حل کے لئے اقدامات کریں۔

جناب سپیکر! یہ مجھے ابھی specifically لکھ کر دے دیں کہ کون سا علاقہ ہے تو میں متعلقہ حکام کو ابھی direction دے دیتا ہوں۔

جناب سپیکر: محترمہ شازیہ عابد! آپ لکھ کر دے دیں کہ کون سا specific علاقہ ہے تو وہ اس کو دیکھ لیتے ہیں۔

محترمہ شازیہ عابد: جناب سپیکر! یہ پورے جام پور تحصیل کا مسئلہ ہے، جام پور سٹی کا مسئلہ ہے۔

جناب سپیکر: آپ کوئی specific area کا بتا دیں۔

محترمہ شازیہ عابد: جناب سپیکر! میں نے specific گوپانگ کالونی کا بتایا ہے لیکن یہ پورے سٹی کا مسئلہ ہے۔ اگر میں ان کو ایک دو علاقے specify کر دوں تو باقی سٹی کا کون والی وارث ہو گا؟

جناب سپیکر: محترمہ! آپ منسٹر صاحب کو لکھ کر دے دیں وہ آپ کو بلا لیں گے اس لئے تحریک التوائے کار کو dispose of کیا جاتا ہے۔

پوائنٹ آف آرڈر

محترمہ صدیقہ صاحبداد خان: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سمیع اللہ خان: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: جناب سمیع اللہ خان! پھر یہ کام رہ جائے گا۔ چلیں، پہلے محترمہ بات کر لیں۔

محترمہ صدیقہ صاحبداد خان: جناب سپیکر! میں بہت عرصے سے شکوے شکایتیں سن رہی ہوں۔ آج مجھے کچھ اچھی خبریں ہسپتالوں کے حوالے سے ملی ہیں میں نے کہا کہ میں وہ بھی سنا دوں۔ ہماری اپوزیشن ہر وقت شکوے کرتی رہتی ہے کہ پتا نہیں کیا ہو گیا۔ میرے چوکیدار کا بیٹا تیسری منزل سے نیچے گرا، اس غریب کے بچے کو چلڈرن ہسپتال لے کر گئے۔ اس کا بغیر کسی پیسے کے بہت ہی اچھا علاج ہوا ہے اس لئے ہمیں تعریف کرنی چاہئے کہ ایسا بھی ہو رہا ہے۔ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر: محترمہ! Appreciation بھی آگئی ہے۔ جی، جناب سمیع اللہ خان!

اجلاس کے دوران آفیسرز گیلری میں
متعلقہ افسران کے نہ آنے پر جناب سپیکر سے رولنگ کا مطالبہ

جناب سمیع اللہ خان: جناب سپیکر! میں ایک اہم نکتے کی طرف آپ کی توجہ چاہتا ہوں کہ توجہ دلاؤ نوٹس اور تحریک التوائے کار، مجھ سے زیادہ آپ بہتر جانتے ہیں کہ یہ پنجاب کی پبلک کے مفاد عامہ کے حوالے سے ہوتی ہیں۔

جناب سپیکر! آپ نے دیکھا ہو گا کہ ان میں مختلف محکمہ جات کے issues آتے ہیں۔ میں دیکھ رہا ہوں کہ جب سے اجلاس شروع ہوا ہے وقفہ سوالات کے بعد یعنی آپ جیسا تجربہ کار سپیکر اس سیٹ پر بیٹھا ہو اور آفیشل گیلری خالی ہو ایسا منظر میں نے اپنی مختصر سی پارلیمانی تاریخ میں کبھی نہیں دیکھا۔ یہاں آفیشل گیلری خالی ہے کسی محکمے کا کوئی آفیسر اس ہاؤس کی بات سننے، اس کو نوٹ کرنے یا جو بھی ان کے فرائض ہیں اسے پورا کرنے کے لئے تیار نہیں ہے۔

جناب سپیکر! اس پر مجھے آپ کی دوبارہ سے رولنگ چاہئے کہ کیا توجہ دلاؤ نوٹس یا تحریک التوائے کار کی کارروائی آفیشل گیلری میں متعلقہ آفیسر کے بیٹھے بغیر ایسے ہی چل سکتی ہے؟ مجھے اس پر آپ کی رولنگ چاہئے۔

جناب سپیکر: آپ کی بات ٹھیک ہے۔ یہاں وزیر قانون موجود ہیں اور جس منسٹر کی تحریک التوائے کار ہے وہ خود بھی موجود ہیں۔ جناب محمد بشارت راجا! ہر منسٹری میں ایک آفیسر مقرر ہوتا ہے۔ جب وقفہ سوالات ہو، تحریک التوائے کار ہو اور توجہ دلاؤ نوٹس ہو، اس کے لئے تو خیر وہ آتے ہی ہیں۔ آپ ان سے بات کریں کہ سارے ڈیپارٹمنٹ کے منسٹر صاحبان اسمبلی بزنس کے لئے designate کئے گئے آفیسرز کے نام دے دیں اور ان کی یہاں حاضری بھی یقینی بنائیں۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور / لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ (جناب محمد بشارت راجا)**:** جناب سپیکر! میں گزارش یہ کرنا چاہوں گا کہ اس سے پہلے توجہ دلاؤ نوٹس کے جوابات تھے یہاں باقاعدہ پولیس والے موجود تھے اور سپیشل سیکرٹری ہوم بھی موجود تھے۔ جس مسئلے کی نشاندہی آپ نے کی ہے کہ یہاں پر تمام ڈیپارٹمنٹس کی طرف سے کوآرڈینیٹرز ہونے چاہئیں تو وہ کوآرڈینیٹرز موجود ہیں۔

جناب سپیکر! لاء ڈیپارٹمنٹ نے باقاعدہ چیف سیکرٹری صاحب کو لکھ کر کوآرڈینیٹرز مقرر کروائے ہیں۔ اصل مسئلہ یہ ہے کہ مثال کے طور پر کسی ڈیپارٹمنٹ کے منسٹر صاحب تشریف لاتے ہیں چاہے ان کی تحریک التوائے کار ہے، چاہے تحریک استحقاق ہے یا کوئی اور بزنس ہے تو متعلقہ وزیر کا یہ فرض بنتا ہے کہ اپنے محکمے کو یہاں پر حاضر کریں۔ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر! اگر وزیر صاحب کسی کو بلائیں ہی ناں اور میں بہت دفعہ یہ کہہ چکا ہوں کہ ہمیں تھوڑا سا رولز کو observe کرنا پڑے گا۔ ہوتا یہ ہے کہ جب محکمہ بے مہار ہو جائے تو پھر وہ interest لینا چھوڑ دیتے ہیں۔ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر! میں سمجھتا ہوں کہ آج سے آپ شروع کریں کہ جس جس متعلقہ محکمے کا بزنس ہو وہ منسٹر پوچھے کہ اس سے متعلقہ افسران یہاں کیوں نہیں آئے؟ منسٹر صاحب ان سے جواب لیں۔ ہمیں تھوڑا سا exert کرنا پڑے گا تب معاملات ٹھیک سے چلیں گے۔

جناب سپیکر: جناب محمد بشارت راجا! میرے خیال میں آج کے حوالے سے ہاؤس کی طرف سے سب کو لکھ کر بھیج دیا جائے اور یہ ضرور ہونا چاہئے۔ ہو سکتا ہے کہ منسٹر صاحب کسی اہم مسئلے کے لئے کسی جگہ گئے ہوں لیکن یہاں ان کا سٹاف موجود ہو جو ساری چیزیں نوٹ کرے۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور / لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ (جناب محمد بشارت راجا): جناب سپیکر! اگر کوئی منسٹر صاحب موجود نہ ہوں تو ان کے behalf پر میں موجود ہوں لیکن جب ان کا عملہ میرے ساتھ رابطہ کرے گا تو پھر ہی میں ہاؤس میں بزنس لے کر آؤں گا۔

جناب سپیکر: آپ کی بات ٹھیک ہے۔

وزیر پبلک پراسیکیوشن (چودھری ظہیر الدین): جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: جی، چودھری ظہیر الدین!

وزیر پبلک پراسیکیوشن (چودھری ظہیر الدین): جناب سپیکر! جو جناب محمد بشارت راجا نے فرمایا میں اس کو second کرتے ہوئے گزارش کرنا چاہتا ہوں۔ ایک بات تو یہی ہے کہ ہر ڈیپارٹمنٹ کا آفیسر ہو، سیکرٹری لیول کا آفیسر تو کبھی یہاں آیا ہی نہیں۔

جناب سپیکر! preferably وقفہ سوالات میں ڈیپارٹمنٹ کے سیکرٹری کو یہاں آنا چاہئے اور اسے یہاں گیلری میں بیٹھا ہونا چاہئے۔ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر! دوسری بات یہ ہے کہ ڈیپارٹمنٹس میں تحریک التوائے کار کو کوئی اہمیت نہیں دی جاتی حالانکہ یہ بہت اہم ہوتی ہے۔ ایک معزز ممبر نے اس پر محنت کی ہوتی ہے چاہے وہ ممبر کسی بھی طرف سے ہو۔ اس کی محنت کا فائدہ تب ہی ہوتا ہے جب یہاں گیلری میں افسران بیٹھے ہوں۔

جناب سپیکر! میں ایک اور چیز کی بھی نشاندہی کرنا چاہتا ہوں، میں نے تو عرض کرنی ہے اگر اسے درخور اعتنا سمجھا جائے۔ ایک معزز ممبر ایک سوال کرتا ہے وہ اس سوال پر محنت کرتا ہے اور اس کو پتا ہوتا ہے کہ میرے یہ مسائل ہیں جن پر میں نے جواب لینا ہے۔ محکمے اور معزز منسٹر کا یہ فرض ہوتا ہے کہ اس کو مطمئن کیا جائے۔ اگر وہ written answer سے مطمئن ہو جاتا ہے،

وہ بیٹھ جاتا ہے اور کہتا ہے کہ میں مطمئن ہوں لیکن ہمارا کوئی ساتھی on his behalf یا ضمنی سوال کا کہہ کر کھڑا ہو جاتا ہے۔

جناب سپیکر! اسے چاہئے کہ وہ خود محنت کرے اور کچھ لے کر آئے۔ جب سوال کرنے والا مطمئن ہے تو پھر دوسرے لوگ ضمنی سوال کرتے ہیں جبکہ یہ ہماری tradition نہیں رہی ہے۔ (شور و غل)

جناب سپیکر: ایک سیکنڈ ذرا بیٹھ جائیں انہیں بات کرنے دیں۔

جناب سمیع اللہ خان: جناب سپیکر! رولز کی کتاب نکال کر ان کو دکھا دیں۔

جناب سپیکر: میری بات تو سن لیں۔ پتا ہے سارا پتا ہے۔ جناب محمد بشارت راجا! آپ پہلے یہ تو ضرور ensure کرائیں کہ جس محکمے کا وقفہ سوالات ہو اس کا سیکرٹری یہاں ضرور ہو۔ (نعرہ ہائے تحسین)

دوسری بات یہ ہے کہ گورنمنٹ اور اپوزیشن اکٹھے بیٹھ کر ایک فیصلہ کر لیں جیسے قومی اسمبلی میں انہوں نے کیا ہے کہ پہلا حق تو mover کا ہے اس پر دو ضمنی سوالات ہوتے ہیں لیکن انہوں نے agree کیا ہوا ہے۔ آپ بھی آگے چل کر، ابھی فوری نہیں، پہلے جو دو باتیں کی ہیں اس پر عمل ہو جائے، اپوزیشن کے ساتھ بیٹھ کر آپ اس کو restrict کر دیں۔

اس کا فائدہ یہ ہوگا، اپوزیشن کے لئے بھی فائدے کی بات ہے، اپوزیشن کے جو ہمارے مہربان ہیں یہ میری بات غور سے سنیں۔ دیکھیں! اس میں فائدہ یہ ہوگا کہ محکموں کے زیادہ سے زیادہ سوالات take up کئے جا سکیں گے۔

وزیر پبلک پراسیکیوشن (چودھری ظہیر الدین): جناب سپیکر! میں عرض کرنا چاہتا ہوں اور اسے clarify کرنا چاہتا ہوں ایک بات یہی ہے کہ اگر ہم بیٹھ کر سمیع اللہ خان سے بات کر لیں کیونکہ وہ ان کے کرتا دھرتا ہیں اگر یہ بات سمجھ گئے تو، دوسری صرف یہی بات عرض کرنا چاہتا ہوں کہ سوال کرنے والا on his behalf بھی ہو سکتا ہے، اگر متعلقہ ممبر موجود نہ ہو تو اس پر on his behalf بھی ہو سکتا ہے لیکن اگر وہ موجود ہے اور سوال کرنے والا کھڑے ہو کر کہتا ہے کہ میں سوال کے جواب سے مطمئن ہوں تو پھر میرا خیال ہے کہ دوسرے کو اس پر ضمنی سوال کرنا چاہئے۔۔۔

جناب خلیل طاہر سندھو: جناب سپیکر! جب سوال ہاؤس میں پیش ہو جاتا ہے تو اس کی پراپرٹی بن جاتا ہے نہ کہ ممبر کی۔۔۔

جناب سپیکر: میری بات سن لیں۔ آپ پہلا step کر لیں پھر understanding پیدا ہو جائے گی جب understanding پیدا ہو جائے گی تو یہ چیزیں بیٹھ کر طے کی جاسکتی ہیں۔ یہ کوئی ایسا issue نہیں ہے۔

جناب محمد ارشد ملک: جناب سپیکر! آپ کے شکر گزار ہیں کہ آپ نے وقفہ سوالات کے دوران سیکرٹری صاحبان کو پابند کرنے کا کہا ہے۔۔۔

محترمہ سعدیہ سہیل رانا: جناب سپیکر!۔۔۔

جناب سپیکر: جی، اس پر کافی بات ہو گئی ہے۔

محترمہ سعدیہ سہیل رانا: جناب سپیکر! میں اس پر بات نہیں کرنا چاہتی بلکہ میں یہ کہنا چاہتی ہوں کہ ملکی سطح پر ہمارے کچھ فوجیوں نے جام شہادت نوش کیا ہے جن میں حوالدار عبدالرب، نعیم خرم اور ذاکر اللہ الیاس ہیں۔

جناب سپیکر! میں درخواست کرنا چاہتی ہوں کہ پاک فوج تو ان کا خیال رکھتی ہی ہے اور ہم کیوں نہ آج اسمبلی میں یہ تاریخی قدم اٹھائیں۔ وہ عام فوجی جو آفیسرز نہیں تھے جو نچلی سطح پر اپنی جان کی قربانی دے کر ہماری جانوں کی حفاظت کرتے ہیں ان کے لئے فنڈز کے قیام کا اعلان کریں تاکہ عوام دل کھول کر ان کے اہل وعیال کے لئے فنڈز جمع کر سکیں اور ان کی مدد کر سکیں۔ اگر آج ہم اس سلسلے میں کوئی اس طرح کا عمل کرتے ہیں تو ہماری افواج پاکستان کے وہ بہادر جوان جو اپنی جانیں دیتے ہیں جو آفیسر نہیں ہوتے تو ان کے لئے فنڈز جمع کر سکیں گے۔

تحاریک التوائے کار

(جاری۔۔۔)

جناب سپیکر: جی، ٹھیک ہے وہ تو حکومت نے کرنا ہے۔ جناب محمد بشارت راجا نے بات سن لی ہے وہ حکومت کا کام ہے اور انشاء اللہ حکومت کرے گی۔ اگلی تحریک التوائے کار جناب محمد صفدر شاکر کی ہے۔

میونسپل کمیٹی ماموں کانجن کے رورل ہیلتھ سنٹر میں ایمبولینس نہ ہونے کی وجہ سے مریضوں کو مشکلات کا سامنا

جناب محمد صفدر شاکر: جناب سپیکر! میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ اہمیت عامہ رکھنے والے ایک اہم اور فوری نوعیت کے مسئلہ کو زیر بحث لانے کے لئے اسمبلی کی کارروائی ملتوی کی جائے۔ مسئلہ یہ ہے کہ میونسپل کمیٹی ماموں کانجن ضلع فیصل آباد کے رورل ہیلتھ سنٹر میں 1989 سے serious مریضوں کو فیصل آباد لے جانے کے لئے ایک ایمبولینس تھی لیکن عرصہ چھ ماہ سے یہ ایمبولینس محکمہ صحت فیصل آباد نے واپس فیصل آباد منگوالی ہے جس کی وجہ سے حادثات میں شدید زخمی اور دوسرے ایسے مریض جن کو فوری فیصل آباد شفٹ کرنا ضروری ہوتا ہے لوگ سخت مشکلات کا شکار ہیں۔ غریب لوگ مالی مشکلات کی وجہ سے مریضوں کو فیصل آباد لے جانے کی استعداد نہیں رکھتے لہٰذا میری استدعا ہے کہ عوام کی پریشانی کو مدنظر رکھتے ہوئے فوری طور پر ایمبولینس فراہم کی جائے لہٰذا میری استدعا ہے کہ میری تحریک کو باضابطہ قرار دے کر اس پر ایوان میں بحث کرنے کی اجازت دی جائے۔

جناب سپیکر: جی، منسٹر صاحبہ!

وزیر پرائمری و سیکنڈری ہیلتھ کیئر / سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر و میڈیکل ایجوکیشن (محترمہ یاسمین راشد): جناب سپیکر! سیکرٹری پرائمری و سیکنڈری ہیلتھ کیئر چٹھی نمبر SOHD7-1/2017 یعنی مورخہ 01-02-2017 کی کاپی لف ہے کہ تحت ضلع فیصل آباد کی تمام ایمبولینس ریسکیو 1122 کے انتظامی کنٹرول میں دے دی گئی ہیں اور ریسکیو 1122 کا moving point مرید والا میں موجود ہے۔ جب رورل ہیلتھ سنٹر ماموں کانجن میں کوئی ایمرجنسی ہو یا کسی مریض کو کسی دوسری جگہ شفٹ کرنا ہو تو ریسکیو 1122 کے moving point مرید والا سے ایمبولینس move کرکے رورل ہیلتھ سنٹر ماموں کانجن وقت پر پہنچتی ہے اور مریض کو جہاں پہنچانا ہو وہاں پہنچاتی ہے۔

جناب سپیکر: جی، اس تحریک التوائے کار کا جواب آگیا ہے لہٰذا اس تحریک التوائے کار کو dispose of کیا جاتا ہے۔

سید حسن مرتضیٰ: جناب سپیکر!۔۔۔

جناب سپیکر: جی، آپ بات کرلیں۔

سید حسن مرتضیٰ: جناب سپیکر! بہت شکریہ۔ میں ایجوکیشن کے حوالے سے کافی دفعہ عرض کرچکا ہوں، یہ پورے صوبے کا مسئلہ ہے، ٹریژری بنچوں کا بھی یہی مسئلہ ہے، اپوزیشن کا بھی مسئلہ ہے اور اس میں کوئی تفریق نہیں ہے۔ جب سے ہماری ایجوکیشن commercialize ہوئی ہے اس میں بے شمار خامیاں سامنے آئی ہیں اور لوگوں کی برداشت سے باہر ہیں۔ سکولوں کی فیسیں آسمان سے باتیں کررہی ہیں اس میں سپریم کورٹ آف پاکستان نے بھی interfere کیا، کوئی فائدہ نہیں ہوا اور دوبارہ فیسیں واپس اسی جگہ چلی گئی ہیں۔ پرائیویٹ سکول سسٹم میں کوئی این او سی کی ضرورت نہیں ہے، جہاں پر وہ ایک کنال کی کوٹھی لیتے ہیں وہیں پر وہ اپنا سکول کھول لیتے ہیں۔ ان کی فیکٹری چل جاتی ہے، سڑک پر گزرنے والے بھی تنگ ہوتے ہیں اور بچوں کے لئے کوئی گراونڈ نہیں ہیں اور سکیورٹی کے نام پر لٹے جارہے ہیں۔ ہماری اپنی جو سرکاری تعلیم ہے اور جب ہماری حکومت آئی تھی تو اس نے وعدہ فرمایا تھا کہ ہم نصاب میں تبدیلی کریں گے اور ہم طبقاتی نظام تعلیم کو ختم کریں گے لیکن آٹھ نو ماہ ہوگئے ہیں کوئی بہتری نہیں ہوئی۔

جناب سپیکر! میری آپ سے گزارش ہے کہ اس پر کوئی سپیشل کمیٹی بنائی جائے۔ میں اگلے دن ایک یونیورسٹی میں گیا تو وہاں ایک بچہ فارم fill کررہا تھا، وہ پولیٹیکل سائنس کا سٹوڈنٹس تھا اور ایک affidavit fill کررہا تھا کہ میں سیاست سے دور رہوں گا، میں سیاست پر بات نہیں کروں گا اور میں کسی سیاسی سرگرمی میں حصہ بھی نہیں لوں گا۔ اب اگر پولیٹیکل سائنس کے سٹوڈنٹس نے کسی سیاسی activity میں حصہ نہیں لینا تو اس کو پولیٹیکل سائنس پڑھنے کی ضرورت کیا ہے۔

جناب سپیکر! آپ ہمارے کالجز اور یونیورسٹیوں میں دیکھیں، اگر ہم ہر سال ایک ملین نوکری دیتے ہیں تو تب ہی ہمارے ڈگری ہولڈر کی بے روزگاری پر قابو پایا جاسکتا ہے۔ ہماری تعلیم کا

آئے دن بیڑہ غرق ہوتا جارہا ہے۔ اب پچھلے دنوں ہمارے وفاقی وزیر نے فرمایا کہ اسلام آباد کی یونیورسٹیز میں 90 فیصد بچوں میں addiction ہے ان میں نشہ ہے اور شیشہ سموکنگ پتا نہیں کیا کیا کہا ہے۔۔۔

جناب سپیکر: جی، دیکھیں!

سید حسن مرتضیٰ: جناب سپیکر! میری عرض سن لیں۔

جناب سپیکر: آپ کی ساری بات آگئی ہے۔

سید حسن مرتضیٰ: جناب سپیکر! ہمیں اپنی تعلیم پر توجہ دینی ہوگی۔ یہاں لاہور کے اندر۔۔۔

جناب سپیکر: میں آپ کی بات سمجھ گیا ہوں۔ دیکھیں! آپ کی بات کا جو نچوڑ ہے، اب اس میں اتنی vague سی بات نہیں ہو سکتی۔ اس میں جو main چیز ہے وہ دیکھنے والی یہ ہے کہ سپریم کورٹ نے ایک فیصلہ کیا ہے اور انہوں نے فیسیں fix کی ہیں اور کہا ہے کہ فیسیں اس سے زیادہ نہ ہوں۔ یہ آرڈر سارے سکولوں، کالجوں اور یونیورسٹیوں کے لئے ہے۔ اگر اس فیصلے کی کاپی ہو تو پھر میں آگے لاء منسٹر صاحب سے بات کروں اور پھر اس پر بات ہو۔ یہ واقعی serious matter ہے اور اس کو دیکھنے کی ضرورت ہے۔

وزیر پبلک پراسیکیوشن (چودھری ظہیر الدین): جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: چودھری ظہیر الدین! ایک منٹ تشریف رکھیں۔ اب ہمیں اس کا طریقہ بنا لینے دیں۔ باقی جو پولیٹیکل سائنس کی بات ہے تو میرا خیال ہے کہ کیا سیاست کے لئے کسی سائنس کی ضرورت ہے؟ جی، کوئی نہیں ہے جو کوئی مرضی کرے سیاست سے کوئی روکتا ہے؟ جنہوں نے پولیٹیکل سائنس کیا ہوا ہے وہ پیچھے رہ گئے ہیں اور جنہوں نے نہیں کیا وہ آگے نکل گئے ہیں۔

سید حسن مرتضیٰ: جناب سپیکر! تساں تعلیم تے اک دن general discussion رکھ کے گل کر لین دیو، جناب دے طبقے نوں ضرورت نہیں اے لیکن چھوٹے طبقے نوں ایدی ضرورت اے۔

جناب سپیکر: سید حسن مرتضیٰ! آپ اس سلسلے میں تحریک التوائے کار لے آئیں۔

(اس مرحلہ پر جناب چیئرمین میاں شفیع محمد کرسیٔ صدارت پر متمکن ہوئے)

جناب چیئرمین: جی، سید حسن مرتضیٰ!

سید حسن مرتضیٰ: جناب چیئرمین! گزارش ہے کہ۔۔۔

وزیر پبلک پراسیکیوشن (چودھری ظہیر الدین): جناب چیئرمین! آپ کی بات ختم نہیں ہوئی؟

سید حسن مرتضیٰ: جناب چیئرمین! نہیں۔ساڈی گزارش اے کہ تعلیم تے کوئی general discussion رکھ لین چونکہ انتہائی serious issues نیں، ساڈے دور دراز توں لوگ لاہور پڑھن لئی یونیورسٹیز وچ آندے نیں اہ سارے غریب لوگ ہوندے نیں، اونہاں نوں ہوسٹل دے problems نیں، اگے جہڑی زبان تے نسل دی بنیاد تے segregation ہورہی ہے، کوئی بلوچ کونسل بن رہی اے، کوئی پنجاب کونسل بن رہی اے، کوئی بینار ٹیز والے بنارہے نیں۔ اساں تقسیم در تقسیم ہوندے جارہے آں۔ اگر اہدے تے اسمبلی اندر گل ہو جاوے گی تے میرا نہیں خیال کہ کوئی خرابی اے بلکہ بہتری ہوئے گی اور تعلیم ساڈا بنیادی حق اس لئے جناب نوں ایہہ گزارش اے کہ مہربانی کر کے اس تے بحث واسطے ایک دن رکھ دیئو۔ جناب محمد بشارت راجا نوں وی اہدے تے کوئی اعتراض نہیں، تے چودھری ظہیر الدین وی مطمئن نیں۔

جناب چیئرمین: جی، چودھری ظہیر الدین!

وزیر پبلک پراسیکیوشن (چودھری ظہیر الدین): جناب چیئرمین! شکریہ۔ میں گزارش کرنا چاہتا ہوں کہ ہمارے محترم سید حسن مرتضیٰ نے جو بات کی ہے میں اس سے متفق ہوں کہ تعلیم پر عام بحث کے لئے دن رکھا جانا چاہئے لیکن انہوں نے چند ایک چیزیں فرمائی ہیں ایک تو انہوں نے اس گورنمنٹ کے بارے میں بات کی ہے کہ گورنمنٹ نے acclimate کرنے کے لئے بات کی تھی لیکن وہ نہیں کی۔

جناب چیئرمین! میں ان کی اطلاع کے لئے عرض کرنا چاہتا ہوں کہ اس پر ہمارا کام ہو چکا ہے اور جو اگلا تعلیمی سال آرہا ہے اس کے اندر یہ ساری چیزیں آجائیں گی۔ اس حکومت نے اپنے initiatives پر جس تیزی سے کام کیا ہے وہ آپ دیکھیں گے لیکن کیڑے نکالنے کے لئے تو کہا جاتا ہے جیسے سید حسن مرتضیٰ پولیٹیکل سائنس کی بات کر رہے تھے۔ سید حسن مرتضیٰ چنیوٹ کے

رہنے والے ہیں انہیں سچ بولنا چاہئے چنیوٹ والے اکثر سچ بولتے ہیں لیکن مجھے دکھ ہے کہ چنیوٹ سے سونا نکلا، وہاں سے اتنے اتنے بڑے سونے کے راڈ دکھائے گئے۔

سید حسن مرتضیٰ: جناب چیئرمین!۔۔۔

وزیر پبلک پراسیکیوشن (چودھری ظہیر الدین): جناب چیئرمین! جب سید حسن مرتضیٰ بات کر رہے تھے تو میں نہیں بولا لہٰذا اب مجھے بھی بات کر لینے دیں۔ سید حسن مرتضیٰ نے کہا ہے کہ پولیٹیکل سائنس والے سے لکھوایا جاتا ہے کہ میں سیاست میں حصہ نہیں لوں گا۔

جناب چیئرمین! آپ نے ہی مجھے بتایا تھا کہ آپ کے چنیوٹ کا ہی افغانستان میں وزیر ریلوے لگا ہوا ہے۔ جہاں ریل ہی نہیں ہے وہاں آپ کے عزیز وزیر لگے ہوتے ہیں اسی طرح کام چلتا ہے۔ میں کہنا چاہتا ہوں کہ مجھے کبھی بھی آپ سے یہ توقع نہیں ہوئی، چنیوٹ میں رہتے ہوئے یہ سب کچھ آپ کے سامنے کی بات ہے۔

جناب چیئرمین! میں آپ کی اس بات سے متفق ہوں کہ تعلیم کے حوالے سے بہت سی برائیاں ہیں لیکن آپ میرا یقین کیجئے گا کہ اس ملک اور صوبے کے اندر جناب عمران خان اور جناب عثمان احمد خان بزدار کے ہوتے ہوئے تعلیم کے حوالے سے آپ کی تمام خواہشیں پوری کر دی جائیں گی۔

جناب چیئرمین: اگلی تحریک التوائے کار نمبر 229/18 محترمہ مسرت جمشید کی ہے۔ جو پیش ہو چکی ہے، وزیر ہائر ایجوکیشن جناب یاسر ہمایوں اس کا جواب دیں گے۔

سید حسن مرتضیٰ: جناب چیئرمین! میرے ضلع کی بات کی گئی ہے۔۔۔

جناب چیئرمین: سید حسن مرتضیٰ! اس کے بعد آپ کو ٹائم دیتا ہوں۔

سید حسن مرتضیٰ: جناب چیئرمین! میرا ضلع صوبے کو غلہ فراہم کر رہا ہے، سبزیاں فراہم کر رہا ہے لیکن ایک سیم زدہ علاقے کے نمائندے نے میرے ضلع چنیوٹ کی تضحیک کی ہے۔

جناب چیئرمین: جی، منسٹر صاحب!

گورنمنٹ کالج برائے خواتین غلام محمد آباد فیصل آباد کی زمین

کو پلاٹوں کی صورت میں نیلام اور الاٹ کرنا

(---جاری)

وزیر ہائر ایجوکیشن و سیاحت(جناب یاسر ہمایوں):جناب چیئرمین!گورنمنٹ کالج برائے خواتین غلام محمد آباد فیصل آباد1986 میں قائم ہوا جس کا کل رقبہ 38 کنال ہے۔ جسے 2004 میں اربن ڈویلپمنٹ ڈیپارٹمنٹ سے 99 سال کی لیز پر حاصل کیا گیا،بعد ازاں 1989 میں اس وقت کے وزیر اعلیٰ پنجاب نے کالج کی توسیع کے لئے فیصل آباد ڈویلپمنٹ اتھارٹی کی زمین پلاٹ نمبر 271 اولڈ واٹر کیمپس کو کالج کے نام پر الاٹ کرنے کی منظوری دی جس کا رقبہ 16 کنال 10 مرلے ہے۔ اس ملحقہ اراضی پر واسا کے دفاتر بھی موجود تھے اور 10 کنال 14 مرلے کالج کے نام منتقل کروائی گئی ہے، باقی ماندہ چھ کنال کالج کی تحویل میں ہے لیکن باقاعدہ طور پر منتقل نہیں ہوئی۔

جناب چیئرمین! یہاں یہ وضاحت ضروری ہے کہ اس رقبہ اور کالج کے درمیان ایک سڑک بھی موجود ہے جسے اب پختہ سڑک میں تبدیل کر دیا گیا ہے۔ بعد ازاں محکمہ ویلفیئر سوسائٹی نے 16 کنال 10 مرلے قطعہ اراضی کے گرد چار دیواری تعمیر کروادی۔ 2013 میں اس وقت کے ڈپٹی کمشنر نے سید فدا حسین کو کالج کی زمین سے متبادل پلاٹ دینے کے معاملے کو حل کرنے کے لئے ایک میٹنگ بلائی تھی تاہم اس میٹنگ کی کارروائی اور فیصلہ جات کی کاپی کالج کو موصول نہیں ہوئی۔

جناب چیئرمین! بعد ازاں 2014 میں پنجاب ہاؤسنگ اینڈ ٹاؤن پلاننگ سب ڈویژن فیصل آباد نے سید فدا حسین اور رانا سلیم اختر کو مذکرہ پلاٹ الاٹ کر دیئے۔ سیشن کورٹ فیصل آباد میں ایک کیس file کیا گیا جس میں محکمہ اعلیٰ تعلیم کے افسران اور کالج کے نمائندے پیش ہوتے رہے۔ بعد ازاں 2016 میں اس رقبہ کے ارد گرد موجود چار دیواری خستہ حال ہونے کی وجہ سے نئی چار دیواری کا کام شروع کیا گیا۔

جناب چیئرمین! معزز عدالت کے حکم پر متنازع پلاٹوں 332 اور 333 کے گرد دیوار نہ کی جا سکی جبکہ باقی رقبہ پر دیوار کی تعمیر کا کام مکمل کر لیا گیا۔

جناب چیئرمین: .Please order in the House جی، منسٹر صاحب!

وزیر ہائر ایجوکیشن و سیاحت (جناب یاسر ہمایوں): جناب چیئرمین! یہاں یہ وضاحت ضروری ہے کہ متنازع پلاٹ ابھی خالی ہے اور اس پر کسی پرائیویٹ شخص کا قبضہ نہیں ہے اور یہ معاملہ عدالت میں زیر سماعت ہے۔

جناب سپیکر! مالی سال 18-2017 میں محکمہ اعلیٰ تعلیم نے سالانہ ترقیاتی بجٹ میں دو منصوبہ جات award کئے تھے۔۔۔

(اذان مغرب)

جناب چیئرمین: جی، منسٹر صاحب!

وزیر ہائر ایجوکیشن و سیاحت (جناب یاسر ہمایوں): جناب چیئرمین! محکمہ کی جانب سے ڈائریکٹر کالجز، فیصل آباد اور پرنسپل گورنمنٹ کالج برائے خواتین غلام محمد آباد فیصل آباد کو ہدایت جاری کر دی گئی ہے کہ اگلی سماعت پر ذاتی حیثیت میں پیش ہو کر عدالت سے درخواست کریں کہ مدعیان سید فدا حسین اور رانا سلیم اختر کو متبادل پلاٹ پنجاب ہاؤسنگ اینڈ ڈویلپمنٹ سوسائٹی فیصل آباد کی دیگر زمین سے الاٹ کئے جائیں اور کالج کے لئے مخصوص شُدہ زمین کسی بھی صورت میں پرائیویٹ پارٹی کو نہ دی جائے۔

جناب چیئرمین! اس ضمن میں مزید یہ وضاحت بھی ضروری ہے کہ ڈی۔ پی۔ آئی کالجز پنجاب کو ہدایت جاری کر دی گئی ہے کہ اس معاملے کی مکمل جانچ پڑتال کر کے ذمہ داران کا تعین کیا جائے اور محکمہ اعلیٰ تعلیم اس رپورٹ کی روشنی میں ضروری قانونی کارروائی یقینی بنائے۔

جناب چیئرمین: چونکہ اس تحریک التوائے کار کا جواب آ گیا ہے لہٰذا اس تحریک التوائے کار کو dispose of کرتے ہیں۔ اگلی تحریک التوائے کار نمبر 19/28 محترمہ عظمیٰ زاہد بخاری کی ہے۔ اس تحریک التوائے کار کو pending کیا جاتا ہے۔

سرکاری کارروائی

بحث

جناب چیئر مین: آج کے ایجنڈے پر پنجاب پبلک سروس کمیشن کی سالانہ رپورٹ بابت سال 2011 پر عام بحث ہے اور بحث کا آغاز متعلقہ منسٹر کی تقریر سے ہو گا تاہم دیگر ممبران جو اس بحث میں حصہ لینا چاہتے ہیں وہ اپنے نام مجھے بھجوا دیں۔

پنجاب پبلک سروس کمیشن کی سالانہ رپورٹ بابت سال 2011 پر بحث

وزیر قانون و پارلیمانی امور/لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ (جناب محمد بشارت راجا): جناب چیئر مین! میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ:

"پنجاب پبلک سروس کمیشن کی سالانہ رپورٹ بابت سال 2011 پر بحث کا آغاز کیا جائے۔"

جناب محمد الیاس: جناب چیئر مین! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب چیئر مین: جی، فرمائیں!

جناب محمد الیاس: جناب چیئر مین! میرے آنے سے پہلے چنیوٹیوں کے بارے میں کوئی discussion ہو رہی تھی۔ الحمدللہ میں نے ہمیشہ سچ کا ساتھ دیا اور سچ بولنے کی کوشش کی ہے۔

جناب چیئر مین! محکمہ معدنیات کے ذریعے سے چنیوٹ، رجوعہ اور اس کے آس پاس علاقے میں لوہا تلاش کرنے کی کوشش کی گئی۔ پچھلے دس سالوں سے پہلے جو tenure گزرا ہے اس میں ایک فرضی کمپنی بنا کر اس سے رپورٹ حاصل کی گئی تھی کہ یہاں پر کوئی چیز موجود نہیں اور اس ساری فائل کو داخل دفتر کر دیا گیا تھا۔ اللہ بھلا کرے میاں محمد شہباز شریف کا کہ انہوں نے تین سال تک ہائی کورٹ میں مقدمہ لڑ کر اس کیس کو بحال کروایا۔

جناب چیئر مین! انہوں نے دنیا کے آٹھ ممالک کی مشہور کمپنیوں کے ذمے لگایا کہ اس زمین کا تجزیہ کیا جائے اور drilling کی جائے۔ انگلینڈ میں باقاعدہ اس کے لئے اشتہار دیا گیا۔ ان کمپنیوں نے یہاں پر drilling شروع کی اور ایک وقت آیا کہ میاں محمد شہباز شریف، میاں محمد نواز شریف، بڑے بڑے اخبارات کے نمائندے، سائنس دان ثمر مبارک مند اور دوسرے حضرات وہاں پہنچے اور اُن کے سامنے ساری reports پیش کی گئیں۔ اس کے بعد بین الاقوامی

لیبارٹریوں نے یہ result دیا اور انہوں نے باقاعدہ لکھ کر دیا کہ چنیوٹ کی حدود میں 15 کروڑ ٹن لوہا موجود ہے۔ اصل میں لوہے کی تلاش مقصود تھی جبکہ تانبا، پیتل اور سونا ضمناً چیزیں تھیں۔

جناب چیئرمین! حکومت پنجاب نے یہ کبھی دعویٰ نہیں کیا تھا کہ ہم یہاں سے سونے کی تلاش کر رہے ہیں۔ لوہا پاکستان کی اشد ضرورت ہے کیونکہ سٹیل مل بند پڑی تھی اور ہم دوسرے ممالک سے خام لوہا منگوا رہے تھے۔ حکومت پنجاب یعنی مسلم لیگ(ن) کی حکومت نے مسلسل دس سال محنت کر کے یہ result دیا کہ یہاں پر 15 کروڑ ٹن لوہا موجود ہے۔ اس کے بعد مزید دو کمپنیاں آئیں اور انہوں نے کہا کہ ہم یہاں پر مزید drilling کرنا چاہتے ہیں۔ اس وقت وہاں پر ان کمپنیوں کی مشینری موجود ہے۔ میں آپ سے درخواست کرتا ہوں کہ آپ ہاؤس کی ایک کمیٹی بنا دیں جس میں حزب اختلاف اور حزب اقتدار سے تعلق رکھنے والے معزز ممبران شامل کئے جائیں۔ یہ کمیٹی اس بارے میں مرتب کی گئی reports کا جائزہ لے۔

جناب چیئرمین! میں یہ سمجھتا ہوں کہ ہم چنیوٹ والوں کو جھوٹا کہہ کر ہمارے ساتھ زیادتی کی گئی ہے اور میں اس پر ایوان سے احتجاجاً واک آؤٹ کرتا ہوں۔

سید حسن مرتضیٰ: جناب چیئرمین! میں بھی جناب محمد الیاس چنیوٹی کے ساتھ واک آؤٹ کرتا ہوں۔

(اس مرحلہ پر معزز ممبران جناب محمد الیاس
اور سید حسن مرتضیٰ ایوان سے واک آؤٹ کر گئے)

جناب خلیل طاہر سندھو: جناب چیئرمین! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب چیئرمین: جی، فرمائیں!

کورم کی نشاندہی

جناب خلیل طاہر سندھو: جناب چیئرمین! ایوان میں کورم نہیں ہے لہٰذا آپ پہلے کورم پورا کریں اور پھر کارروائی چلائیں۔ میں کورم کی نشاندہی کرتا ہوں۔

جناب چیئرمین: کورم پوائنٹ آوٹ ہو گیا ہے لہٰذا گنتی کی جائے۔

(اس مرحلہ پر گنتی کی گئی)

کورم پورا نہ ہے لہٰذا پانچ منٹ کے لئے گھنٹیاں بجائی جائیں۔

(اس مرحلہ پر پانچ منٹ کے لئے گھنٹیاں بجائی گئیں)

جناب چیئرمین: معزز ممبران مہربانی فرما کر اپنی نشستوں پر تشریف رکھیں تا کہ گنتی کی جاسکے۔ دوبارہ گنتی کی جائے۔

(اس مرحلہ پر دوبارہ گنتی کی گئی)

کورم پورا نہیں ہے لہٰذا اب اجلاس مورخہ 5-مارچ2019 بروز منگل بوقت صبح 11:00 تک کے لئے ملتوی کیا جاتا ہے۔